Aalami Tanzeem Ahle Sunnat The Internation Sunni Muslim Movement
www.ahlesunnat.info atasqadri@gmail.com

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

عرض ناشر

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اللہ اور اس کے رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہوا کہ اجمیر معلٰی میں سلطان الہند، معینِ بے کساں، خواجۂ خواجگاں، نائبِ رسول اللہ فی الہند، سیدی، مرشدی، ماوائی، ملجائی، کنزی، زخری، السید، الملقب معین الدین الحسن، چشتی سجزی، اجمیری المعروف ''غریب نواز'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضی عنہ کے پاکیزہ مشرب اور اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے مقدس مسلک کی ترویج وتبلیغ کی سعادت نصیب میں آئی۔ دار العلوم رضائے خواجہ کے مخلصین ومعاونین کی کوششوں کا ثمرہ اس دیارِ محبت میں خدا اور سول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے ۱۵؍ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ نبوی مطابق ۷؍ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز پنجشنبہ کم وبیش ۱۴؍ ہزار مربع گز زمین کی صورت میں حاصل ہوا۔

الحمد للہ رب العالمین اس عاجز وناتواں غلامِ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیِ اعظمِ ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی رائے سے برادرانِ طریقت حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب، بھیلواڑہ، حضرت مولانا فیاض صاحب، مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''ماہِ طیبہ'' ہندی جودھپور، حضرت مولانا شمس الدین صاحب، مہتمم نجم العلوم مکرانہ، حضرت مفتی عبد الستار صاحب، مہتمم دار العلوم رضویہ، گھاٹ گیٹ، جے پور، حضرت مولانا قاری ذاکر حسین صاحب مرادآبادی ، اشرفی، حال ساکن اجمیر شریف راجستھان نے اتفاق کرتے ہوئے تعمیرِ مکان سے زیادہ تحفظِ ایمان پر زور دیتے ہوئے ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کی دوبارہ نشرو اشاعت کے لئے دار العلوم رضائے خواجہ کے شعبۂ نشر اشاعت کو منتخب کیا۔ اس موقعہ پر ان

بزرگوں کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ جنہوں نے اپنے اس چھوٹے
گدائے خواجہ ارشاد احمد مغربی کی ہر طرح حوصلہ افزائی فرمائی۔

صاحبزادہ جناب سید محمد فضل المتین صاحب چشتی، گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز
اجمیر شریف، اور شیخِ مشائخِ اعاظم فی زماننا حضرت العلام السید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی
بانی و امیر صوفی فاؤنڈیشن، حضرت العلام شاہد رضا صاحب اشرفی دامت ظلہم العالی نے
اپنے اپنے مضامین عطا فرما کر موجودہ و آئندہ علماءِ اہلِ سنت کے لئے حسام الحرمین علی
منحر الکفر والمین کی مزید تصدیق و تائید کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ قیامِ
قیامت تک بنیادیں استوار فرمادیں تا کہ حسام الحرمین شریف کا سلسلۂ رواۃ ختم نہ ہونے
پائے۔ یہاں ان قدسی صفات حضرات کا ذکر بھی ضروری ہے۔ جن کا تعلق شیر بیشۂ اہلِ
سنت، حضرت العلام مفتی حشمت علی خاں المعروف ابوالفتح عبیدالرضا مظہرِ اعلیٰ حضرت سے
ہے۔ مفتیِ اعظم پیلی بھیت حضرت علامہ محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ کے کتب خانہ
سے حضرت علامہ محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ المعروف شیرِ اہلِ سنت والجماعت
ہندوستان کے توسط سے کتابِ مستطاب ''الصوارم الہندیہ'' کی زیراکس کاپی نشر واشاعت
کرنے کی اجازت کے ساتھ حاصل ہوئی۔

الحمدللہ رب العالمین، دارالعلوم رضائے خواجہ کے شعبۂ نشر واشاعت کی یہ پہلی کڑی ''الصوارم
الہندیہ'' مؤلفہ حضرت العلام، عبیدالرضا ابوالفتح محمد حشمت علی خاں لکھنوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ
السرمدی، اور کتاب حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز، تذکرہ سیدنا خواجہ احمد فخرالدین چشتی ابن سیدی
خواجہ معین الدین چشتی علیہم الرحمۃ والرضوان سرواڑ شریف مؤلفہ سید فضل المتین صاحب چشتی دام
ظلہم العالی یہ مذکورہ کتب اس یقین کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش ہیں کہ الصوارم الہندیہ
کا خود مطالعہ فرما کر اپنے احباب کو اس کتاب کے مطالعہ کی رغبت دلائیں گے۔

محبت میں ضرور تقسیم فرمائیں گے۔

اللہ اور اس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ الصوارم الہندیہ کے
ساتھ ساتھ کتابِ ہٰذا سے پہلے حضرت العلام الحاج محمد بدرالدین المعروف اوگھٹ شاہ
صاحب قبلہ وارثی علیہ الرحمۃ الباری کی تصنیفِ لطیف ''شہابِ ثاقب رد کفر'' سے حسام
الحرمین شریف کی تصدیق وتائید کے طور پر چند اقتباسات شائع کرنے کی سعادت حاصل کر
رہا ہوں۔ جن کا آستانہ بچھرایوں نواحِ گجرولہ، جے پی نگر یوپی میں آج بھی مرجعِ خلائق
ہے۔ اسی کتاب پر حضرتِ بے دم وارثی علیہ الرحمۃ السرمدی کی تحریر بھی ثبت ہے۔
الحمدللہ حضور سیدی وارثِ پاک اور انکے تمام وابستہ غلاموں کا موقف واضح ہوگیا۔ اسی
کے ساتھ ساتھ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ واقع درگاہ معلّٰی، حضور غریب نواز کے صدر المدرسین
حضرت علامہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کی وہ تصدیق و تائید بھی شائع کرنے کی
سعادت حاصل ہو رہی ہے جو حضور سیدی حجۃ الاسلام، شہزادۂ سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہما الرحمۃ کی
کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیلِ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین رحمت رحمۃ
للعالمین معین الحق والملۃ والدین رضائے خواجہ اجمیر شریف کے معاونین ومخلصین کو دونوں
جہاں میں دن دونا سعادتوں اور ترقیوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ
التحیۃ والتسلیم۔

انشاءالمولیٰ تعالیٰ ثم شاء الرسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ والا تبار صاحبزادہ سید
محمد فضل المتین صاحب چشتی دام ظلہ العالی کے توسط سے عنقریب نایاب وکمیاب مخطوطات
ومطبوعات شائع کرنے کی سعیِ مسعود کرتا رہوں گا۔ اس لئے کہ حضرت کے دیرینہ کرم و
گراں قدر احسانات وتربیت سے یہ فقیر مالا مال رہا ہے اور انشاءاللہ مالا مال رہے گا۔ کتبِ
مذکور کی رسمِ اجرا انشاءاللہ تعالیٰ ۱۷ رصفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۸ر مارچ ۲۰۰۷ء کو اس

سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔اس کتاب کو جدید پیرائے میں لانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔اگر کہیں سہو یا اور کوئی بات نظر میں آئے تو براہِ کرم دئے گئے پتہ پر مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔تا کہ آئندہ طباعت کے وقت اس کا خیال رکھا جائے۔

سائلِ دعا

گدائے خواجہ،سگِ بارگاہِ رضویت

ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی

مقیم حال دارالعلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی

امام باڑہ روڈ، محلہ شورگران، دارالخیر اجمیر شریف راجستھان پن ۳۰۵۰۰۱

فون:0145-2623012 موبائل 09414355399

حرف چند

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا. لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلاً.

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اللہ کی رحمت ہو، ان پاک نفوس پر جنہوں نے اللہ کے فضل سے اس کے دیئے ہوئے علم سے ''دین'' کی بنیادیں مستحکم کیں۔اور دیدہ وری کے ساتھ ہوشمندی سے اسلامی معاشرہ میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل امکانی طور پر قرآنِ حکیم اور حدیث شریف سے تلاش کیا۔یہ ہی ہمارے اصل رہنما ہیں اور ان سے کماحقہ' واقفیت ہی اپنی اپنی فہم کے مطابق وہ راستے دکھاتی ہے جنہیں اسلام کا اصلِ اصول کہا جاتا ہے۔اور کبھی اپنی فہم کی گمراہی ''اصل اصول'' سے دور لے جاتی ہے۔اور اس دوری اور گمراہی کی روک تھام کے لئے ان علماء کو آگے آنا ہی ہوتا ہے۔جو اپنا فرضِ منصبی جانتے اور پہچانتے ہیں۔

مولانا حشمت علی نور اللہ مرقدہٗ کا شمار دینِ اسلام کے اپنے وقت کے ان علماء میں ہوتا ہے جو دین کی خدمت کا سچا جذبہ اور کھرا دینی شعور رکھتے تھے۔وہ ایک اچھے ناظمِ مدرسہ، استاد، مفسر، محدث، فقیہ اور صاحبِ مناظرہ تھے۔انھیں مظہرِ اعلیٰ حضرت، شیر بیشۂ اہلِ سنت کہا جاتا تھا۔وہ اپنے پیشرو، مسلکِ اہلِ سنت کے داعی کی کتابوں کے کامیاب ناشر و مبلغ تھے۔وہ طبعاً راست گو تھے۔اس ''ناصرِ اسلام'' کی اپنے مسلک کے لئے خدمات یادگار،

پائیدار، بے مثال اور لازوال ہیں۔ انھوں نے اہلِ سنت سے مختلف عقائد رکھنے والے افراد اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ اسلام کو اپنا ایک نیا دین بنانے والے گمراہوں سے کھل کر اور جم کر مناظرے کئے۔ اور دینِ حق کی حقانیت کے پرچم لہرائے۔

بحمد اللہ انھوں نے اللہ کے فضل سے ہر مناظرہ میں کامیابی اور سرخروئی حاصل کی۔ ان میں حمیتِ اسلام اور جرأتِ ایمانی کا جوش غضب ناک حد تک تھا اور اپنے اس جذبہ کے لئے وہ منفرد تھے۔

انھوں نے مشہورِ عالم کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین'' کے لئے علماء وقت سے استفسار کیا، فتاویٰ حاصل کئے اور انھیں شائع کیا۔ یہ کسی ایک عالم کے نہیں ہیں۔ ہندوستان کے گوشۂ شمال وجنوب اور مشرق ومغرب اور بیرونِ ہند کے معتبر علماء کے اظہارِ رائے، تائید، تصدیق پر مشتمل ہیں۔

ہر وقت مسائل پیدا ہوتے ہیں اور انکا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ یہ تو عام بات ہے لیکن دینِ اسلام کے بنیادی امور سے انحراف اور اسکی بیخ کنی کرنے والے عقیدہ کو حامیانِ ''دینِ متین'' نے کبھی برداشت نہیں کیا ہے اور اسکے خلاف مؤثر اور مضبوط آواز اٹھائی ہے اور صف آرا ہوئے ہیں۔ اور فتح ہمیشہ باطل پر حق ہی کو ملی ہے۔

مرزائی، قادیانی، وہابی اور دیوبندی جیسے حضرات نے دینِ اسلام میں جو مسائل پیدا کئے اور عالمِ اسلام میں انتشار اور خلفشار ہوا اور تفرقہ پڑا وہ صورتِ حال یقیناً ناقابلِ برداشت تھی اور اس نقاب کا اٹھانا ضروری تھا۔ جو گمراہوں کے چہرہ پر پڑا تھا۔

مافی الضمیر کی کج روی کے سبب الفاظ کے گورکھ دھندوں سے جو گمراہی عام کی جارہی تھی۔ اس کے خاتمہ کے لئے قرآن وحدیث کے علاوہ کسی اور کو رہنما نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ اسلئے خالص اسلامی طریقہ، دینی فتاویٰ ہی ضروری تھے اور وہ بھی اس کتابِ مستطاب پر جو داعیِ اہلِ سنت اپنے وقت کی عبقری شخصیت حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تصنیف ہے اور ایسی تصنیف ہے کہ جو اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک لاجواب اور مدلل کتاب ہے۔

جہاں ترتیب واشاعت سے مولانا حشمت علی صاحب نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔ وہاں اہلِ اسلام کو یہ معلوم ہوا کہ تمام علماء نے متفق اللفظ، ایک زبان ہوکر ''حسام الحرمین''

کی تائید وتوثیق اور تصدیق کی ہے۔

امام مسلکِ اہلِ سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے لئے ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ وہ عالم تھے، فقیہ تھے اور قرآن وحدیث ان کے علم وآگہی کی روشنی تھی۔ انہوں نے جس مسئلہ پر قلم اٹھایا، موضوع سے انصاف کیا۔ موضوع سے متعلق تمام امور پر نظر رکھی اور اپنی بات مضبوط، مستند اسناد کے حوالہ سے کہی اور دلیل وشہادت سے ایسی بات کہی جو ناقابلِ تردید ہی ہے۔

ابھی امام مسلکِ اہلِ سنت پر کام ہی کہاں ہوا ہے۔ انکی خدمات پردۂ خفا میں ہیں۔ جیسے جیسے وقت گذرے گا۔ وہ سامنے آئیں گی اور انکے علم وفضل کی روشنی جگمگائے گی۔ اللہ تعالیٰ ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ'' کے مصنف پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور انکی راہ چلنے والوں سے وہ کام لیتا رہے۔ جسکا آغاز انکے پیشرو نے کیا تھا اور مجھ سے نااہل کو بھی انکی راہ کا آشنا بنائے رکھے۔ آمین، بجاہِ معین الحق والدین علیہ الرحمۃ والرضوان۔

سید محمد فضل المتین صاحب چشتی

گدی نشین، درگاہ معلیٰ اجمیر شریف

چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

آفرینش سے رہتی دنیا تک شرارِ بولہبی سے چراغِ مصطفوی کی نبرد آزمائی نظامِ قدرت کا ہی سلسلہ ہے جو ہر دور و صدی میں جاری تھا اور جاری رہیگا۔

شرارِ بولہبی نے نت نئی اجتماعی قوت کے ساتھ جب جب خیر امت کو بکھیرنے کے لیے پیر پھیلائے حجۃ اللہ البالغہ

کے پیارے و نیارے روپ میں احمد رضا آیا۔ جس نے رضائے مولیٰ، و رضائے احمد کے چراغ روشن کر کے قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے۔ البقرۃ الآیۃ ۲۵۵) کی بخشیدۂ الٰہی ڈیوٹی کو اخلاص بھرے جذبے سے انجام دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ سلسلۂ قدس انبیاءِ کرام کے وجودِ مسعود سے انجام پذیر ہوتا رہا۔ بابِ نبوت بند ہو جانے کے بعد اس کار ہدایت کو انجام دینے کے لیے علماءِ ربانیین و اولیاءِ صالحین آتے رہے۔

اپنی بات کو قریب لانے کے لیے عرض ہے کہ شرارِ بولہبی چودھویں صدی ہجری میں وہابیہ و دیابنہ کی شکل میں نمودار ہوا۔

عرب و عجم میں امتِ مرحومہ نئے فتنہ و بلا میں مبتلا نظر آنے لگی۔ مگر عادتِ الٰہی نے کرم گستری کی۔ رضائے مولیٰ نے رحم فرمایا اور احمد رضا کو چراغِ مصطفوی کی روشن لو کو روشن رکھنے کے لئے منتخب کیا گیا۔

فقیر اشرفی نے لفظ منتخب کو غلو و اندھی عقیدت کی بنیاد پر نہیں لکھا ہے۔ بلکہ چودھویں صدی ہجری میں سوادِ اعظم کی عبقری و نابغۂ روزگار شخصیتوں کی جلو میں صرف اور صرف احمد رضا ہی آگے بڑھتے نظر آرہے ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ خود بریلی میں بڑا باپ نقی علی خاں موجود ہے، عظیم دادا رضا علی خاں ہیں۔ مگر چراغِ مصطفوی کی امانت کی حفاظت و صیانت،

تجدید و احیاء کے لئے نہ باپ، نہ دادا، بلکہ بیٹا احمد رضا ہی منتخب ہوئے۔ تقریباً ایک صدی ہونے کو آئی ہے۔ چراغ سے چراغ جلتے رہے۔ نورِ خدا فروغ پاتا رہا اور ظلمات کی غارت گری سے خیر امت بچی رہی۔

مجھے یاد آتا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں جب "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" شائع ہوا تھا تو میرے اداریہ "دو دو باتیں"، جس کا عنوان "آج دنیا کو احمد رضا چاہئے" اور جس میں فقیر اشرفی نے بالکل انوکھے اور نئے زاویئے کے ساتھ فاضلِ بریلوی جیسی عہد ساز شخصیت پر ریسرچ و تحقیق کی راہوں کی نشاندہی کی ہے۔ "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" اور اداریہ کی ملک و بیرونِ ملک میں جس قدر پذیرائی ہوئی اس کی مثال ماضی قریب کی کسی بھی خصوصی اشاعت کو حاصل نہیں ہوئی۔

فقیر اشرفی کھلے پن سے لکھ رہا ہے کہ "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" شائع کر کے امام احمد رضا پر کوئی احسان نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ میرے خانوادۂ اشرفیہ کے اکابر امام المشائخ حضرت علامہ سید احمد اشرف و مخدوم الامت حضرت محدث اعظم ہند کی تربیتِ رضا کے مقدس ایام ہوں یا اعلیٰ حضرت بریلوی و اعلیٰ حضرت اشرفی (علیہم الرحمۃ) کے مابین مودت وعقیدت کے انمٹ نقوش ہوں ان دونوں خانوادہ کی بارگاہ میں "امام احمد رضا نمبر" خراج عقیدت ہے۔ اور بس میری یہ بات جذباتی عقیدت کہہ کر بے اثر نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا ہے۔

اس تاریخی و دستاویزی حقیقت و دیانت کو دیکھنا ہے تو زیرِ نظر کتاب "الصوارم الہندیہ" کو پوری کی پوری پڑھ جایئے۔ عرب و عجم، ہند و سندھ کے سوادِ اعظم اکابر ملیں گے اور انہیں کی پہلی صف میں خانوادۂ اشرفیہ کے اکابر علماء و مشائخ پوری توانائی کے ساتھ حق کی پاسداری میں نظر آئیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمہ کا مجاہدانہ کردار ہمیشہ سلامت رکھے جس نے کبھی بھی اور کسی بھی موڑ پر حق گوئی و بیباکی کی آئین شکنی نہیں کی اور لومۃ لائم سے بلند ہو کر شرارِ بولہبی سے لڑنے والوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خدا انکے خانوادہ و شہزادوں کو آشوبِ روزگار سے بچاتا رہے۔ آمین۔

عقل کی پاسبانی سے دل و عقل کی جنگ میں اپنے دل کو مجبوراً یا مسروراً کبھی کبھی تنہا بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی لیے جب توجہ سے دل کی آواز سنی تو یہ آواز کہ سوادِ اعظم کی نئی نسل کے

لیے ''الصوارم الہندیہ'' کی اشاعتِ جدید کا حوصلۂ بیکراں لے کر میدانِ عمل میں آنے والے کو ربّ کریم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ڈھیر ساری برکتیں دے۔ میری مراد گدائے خواجہ حضرت علامہ قاری حافظ ارشاد احمد مغربی چشتی رضوی اجمیری سے ہے۔ حضرت مغربی کو ان کے رب تعالیٰ نے کچھ لے کر بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ مولائے کریم اس عطا کو عطاءِ رسول رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے سلامت ومحفوظ رکھے۔ آمین۔

آخر میں فقیر اشرفی سید محمد جیلانی اشرف بن مجذوبِ الٰہی سید محامد اشرف بن مخدوم الملت حضرت محدث اعظم ہند زیرِ نظر کتاب ''الصوادم الہندیہ'' میں ظاہر وباہر عقیدۂ اہلسنت کے بموجب وہابیہ ودیابنہ اور دیگر فرقِ ضالہ کے کفر وارتداد کی تائید وتوثیق کرتا ہوں۔ اور اپنے تمام متعلقین ومتوسلین ومریدین وخلفاء برادران وعقیدتمندان اور تمام عوام وخواص اہلسنت کو نصیحت ووصیت کے طور پر اخلاص بھرے جذبے سے عرض پرداز ہوں کہ ''الصوارم'' میں مندرجہ علماء ومشائخ واکابر سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کی تائید وتوثیق کے مطابق درج شدہ تمام فرقہ ہائے باطلہ اوران کے کفر وارتداد کی بنیاد پر دور ونفور رہ کر بیان شدہ احکام شرعیہ کی بجا آوری کریں۔ اسی میں دین ودنیا اور قبر وحشر میں نجات کی ضمانت ہے۔

کیونکہ ہمارے بزرگوں کا طریقِ قدیم رہا ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لیے الحب للہ والبغض للہ (حدیث نبوی) اللہ تعالیٰ جل جلالہ بطفیلِ رسولِ اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے اکابر کے بتائے ہوئے راستے صراط مستقیم پر چلاتا رہے۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقیر اشرفی

[دستخط]

شیخ طریقت سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی۔
بانی وامیر صوفی فاؤنڈیشن
مورخہ یکم فروری ۲۰۰۷ء

تاثر وتصدیق مولانا شاہد رضا نعیمی اشرفی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ.

آج مورخہ ۴ر صفر المظفر ۱۴۲۸ ہجری بروز جمعۃ المبارکہ (۲۳ فروری ۲۰۰۷ء) دار الخیر اجمیر شریف میں حاضری ہوئی۔ اتفاقاً مولانا حافظ ارشاد احمد صاحب رضوی زید مجدہٗ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف نے ذکر فرمایا کہ وہ ''الصوارم الہندیہ'' کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ان سے مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت کی تبلیغ وترویج کے حوالہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ بے حد مسرت ہوئی کہ وہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اکابر کی تخلیقات کو دیارِ غریب نواز میں منظّم طور پر متعارف کرانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔

رب کریم انہیں اور جملہ معاونین کو ان اہم دینی وتبلیغی کاموں کیلئے مزید ہمت ووسائل عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہِ سید المرسلین، علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ حسام الحرمین حرف بحرف صحیح ہے۔

محتاجِ دعا

شاہد رضا نعیمی اشرفی

حال وارد اجمیر شریف ۲۳ر فروری ۲۰۰۷ء

اقتباس از شہابِ ثاقب رد کفر

مصنفہ حضرت اوگھٹ شاہ صاحب وارثی

بہت غور وفکر کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی ابھی اسلام کا نام باقی ہے۔ اور چند مسلمان ایسے ایماندار موجود ہیں جو شرک اور بدعت کے ازلی دشمن ہیں۔ اور کفر والحاد تو انکے محلہ میں بھی قدم نہیں رکھ سکتا۔ وہ کون حضراتِ علماءِ دیوبند اور انکے ہم خیال ہیں جنکا ایمان تمام عالم کے مسلمانوں کے ایمان سے کہیں بڑا ہے۔ ہم اس تلاش پر خود ناز کرتے تھے کہ ہماری کوشش نے بڑا کام کیا۔ اور ایسے مسلمان ڈھونڈ کر نکالے جن کے ایمان اور اسلام کا مثل ونذیر نہیں۔ علم وفضل میں یکتا، تحقیق وتدقیق میں یگانہ، تبحر کا یہ حال کہ بیسیوں کتابیں اردو میں تالیف کیں۔ تحقیقات کی یہ کیفیت کہ بڑے بڑے دقیق مسائل میں اکابرینِ سلف سے اختلاف فرمایا۔ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ ثابت کیا۔ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی میں کلام کیا۔ خاتم النبیین کی شرط بے معنیٰ بتائی۔ وسعتِ علمِ رسول پر، وسعتِ علمِ ابلیس کو ترجیح دی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (المعتمد المستند مصنفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی)

علاوہ اس کے ان علماءِ دیوبند کے جسمِ لطیف پر کفر والحاد کا دھبہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اس لئے کہ یہ دین دار حضرات نہ صوفیاءِ کرام کے معتقد، نہ علمائے سلف کے قائل، پھر خدانخواستہ یہ لوگ ہماری طرح من شک فی کفرہ فھو کافر کے عذاب میں کیوں گرفتار ہوں گے۔ اسی واسطے ان سمجھداروں نے یہ روش اختیار کی ہے کہ سلف صالحین سے غرض، نہ صوفیائے کرام سے مطلب اور نہ ائمۂ اسلام کے گروہ میں شامل۔

پس جن مولویوں کے ایسے شائستہ خیالات ہوں اور جو سراپا نمونہ صفات دکھائی دیں اور جن کا ظاہر بگلے سے زیادہ سفید اور نورانی نظر آئے انکے ایمان اور اسلام میں کون شک کر سکتا ہے۔ گو ان ایمانداروں کی تعداد بہت کم ہے کہ بہ آسانی انگلیوں پر گن سکتے ہیں۔ مگر تاہم یہ اسلام کے سپوت ایسے مل گئے جس کی وجہ سے اطمینان ہوگیا کہ اسلام کا نام صفحۂ عالم سے مٹا

نہیں بلکہ اس کے نام لیوا ابھی باقی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارا یہ گمان بھی غلط ہوا۔ اور ایسا غلط ہوا کہ شیخ چلی کے گھر کی طرح یہ بنا بنایا کھیل ایک آنِ واحد میں بگڑ گیا۔ کیونکہ بہت غور وفکر کے بعد یہ دو چار ایماندار ہمارے ہاتھ لگے تھے۔ مگر رسالہ ''المعتمد المستند مطبوعہ ۱۳۲۶ھ اور اسی کے ساتھ ''حسام الحرمین'' کو دیکھا تو حیرت ہوگئی اور ہمارا وہ نقطۂ خیال جو علمائے دیوبند کے ساتھ وابستہ تھا چشم زدن میں حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ حضرت تو چھپے رستم ہیں جو کفر اور الحاد میں پہلے ہی کمال حاصل کر چکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ معمولی ملزمِ اسلام نہیں ہیں۔ بلکہ سند یافتہ کافر ہیں۔ اور ان کے کفر کی سند بھی ایسی ویسی سند نہیں ہے جیسے ہم کو ٹوٹی پھوٹی اور ناپرساں عالموں نے سند دی ہے۔ بلکہ ان کے کفر کی سند دار الاسلام سے آئی ہے اور بڑے بڑے مقتدر اور مشہور مفتیوں نے ان کی سند پر اپنی مہریں کردی ہیں۔ اور یہ سند مجمل طور پر نہیں لکھی گئی ہے۔ بلکہ علمائے دیوبند کو نام بنام یہ سند ملی ہے اور اس میں صرف ان کی تکفیر ہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کو واجب القتل بھی ٹھہرایا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے گروہ پر بھی عذاب وتکفیر کا حکم اس سند میں وضاحت کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ انھیں علمائے دیوبند کے ایک خوشہ چیں نے فقرائے احرام پوش کو کافر اور ملعون بنایا اور اپنی اور اپنے ان پیشواؤں کی اس مستند تکفیر کو چھپایا لیکن مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ کے مصداق ہوئے۔

اگر یہ مشہور مقولہ یہاں استعمال کیا جائے تو شاید بے محل نہ ہوگا کہ ''ہر فرعونے را موسیٰ'' کیونکہ یہ دیوبند کے عالم خود ساختہ شریعت کا ڈنکا بجا رہے تھے۔ اور جن کی ذاتی تحقیق نے عام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے خاص سرورِ عالم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی کا قلع وقمع کردیا تھا۔ حتیٰ کہ یہ لوگ کذب جناب باری ثابت کرنے کا دعویٰ کر چکے تھے۔ مگر انکی تمام قابلیت خدا کے ایک مقبول بندے کے ہاتھ سے خاک میں مل گئی۔ چنانچہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے رسالہ المعتمد المستند میں نہایت تشریح وتصریح کے ساتھ علمائے دیوبند کے عقائد کی تردید کی ہے اور ان کا کفر اور الحاد ثابت کیا ہے۔ اور پھر اس رسالہ کو مفتیانِ حرمین کے سامنے پیش کیا اور اس کی تصدیق چاہی جس پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے چونتیس عالموں نے بکمالِ شرح وبسط دیوبندیوں کی تکفیر کا فتویٰ دے کر اپنی مہریں ثبت فرمائیں۔

تصدیق حسام الحرمین

از حضرت مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ، درگاہ معلّٰی اجمیر القدس

بتوسل حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا علیہ الرحمہ

فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا انہماک اور ذوق چونکہ تدریس میں تھا، اس لئے انھیں ابتداء علماءِ دیوبند کی ان تصانیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا۔ جن کی توہین آمیز عبارات پر علماءِ حرمین شریفین نے ان پر فتویٰ کفر صادر فرمایا، اس لئے مولانا اجمیری ابتدائً علماءِ دیوبند کی تکفیر میں خاموش تھے۔ بلکہ جن علماء نے برصغیر میں ان عبارات کے قائل کو کافر کہا، ان سے ان کے روابط نہ تھے۔ تکفیر کے قائل علماء سے یک گونہ اظہارِ ناراضی فرماتے۔ امام احمد رضا ان علماء میں تھے جن سے مولانا اجمیری بوجہِ تکفیر ناراض تھے۔ ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں حجۃ الاسلام غالبًا اجمیر شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ مسئلۂ تکفیر پر مولانا اجمیری سے مراسلت ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اجمیری مسئلۂ تکفیر میں دیگر علماءِ حرمین و برصغیر کے ہمنوا ہو گئے۔ حجۃ الاسلام اور مولانا اجمیری کی مراسلت سے چند مکتوبات پیشِ خدمت ہیں۔ (مراسلت کے یہ مکتوبات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رسولہ الْکَرِیْمِ.

جناب مولوی معین الدین صاحب، ما هو المسنون!

گرامی نامہ ملا۔ مجھے اگر آپ صاف صاف الفاظ میں یہ تحریر فرما دیں کہ دیوبندی و گنگوہی وغیرہ انفاء کے وہ کلمات جو "حسام الحرمین" میں ان کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر منقول ہوئے، فی الحقیقت کفریات ہیں، اور ان پر جو احکام تکفیر حضرات علماءِ حرمین شریفین زادهما الله تعالیٰ شرفاً و تعظیماً نے نام بنام ان قائلین پر محقق فرمائے ہیں۔ ان سب کی دل سے تصدیق کرتا ہوں۔ تو میں اور میرے بعض ہم خیال اشخاص کے قلوب کی صفائی ممکن ہے۔ رہا "مسئلۂ اذان" وہ ایک فروعی مسئلہ ہے، میں اس کے متعلق آپ پر جبر نہیں کرتا کہ اس کے متعلق ہماری حسب تحقیق آپ بھی معترف ہو جائیں۔ ہاں ذاتیاتِ اعلیٰ حضرت قبلہ کی نسبت جناب کے کلمات ضرور قابلِ واپسی ہیں۔ ان دونوں باتوں کے بعد فقیر کو آپ ہر طرح خادمِ خادمانِ احباب پائیں گے۔ فقط!

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

۱۳ ربیع الآخر ۳۷ھ

اس کے جواب میں مولانا معین الدین اجمیری نے یہ مکتوب لکھا۔

بِاِسْمِہٖ تَعَالٰی شَانُہٗ

جناب مولوی صاحب، اعلی اللّٰہُ دَرَجَتَہٗ!

و علیکم السلام و رحمة الله و بركاته

جواباً عرض ہے کہ آپ اسلامی حُسنِ ظن کو پیشِ نظر رکھ کر خانۂ فقیر پر تشریف لائیے۔ ملاقات کا موقع دیجیے تو بہتر ہے، ورنہ آپ مختار ہیں۔ فقیر کو کسی قسم کا حقِ جبر حاصل نہیں۔ نہ کوئی دنیاوی مطلب محطِ نظر ہے۔ رہے عقائدِ دیوبندیہ، سو اُن کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں۔ وجہ یہ کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا، نہ اس کا شوق۔ نہ کتاب "حسام الحرمین" نظر سے گذری۔ البتہ حضرت خاتم الحکماء مولانا فضلِ حق خیرآبادی قدس سرہٗ نے مسئلہ کذب و امکانِ نظیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں طائفۂ دیوبندیہ کی تضلیل

وتفسیق کی ہے اوران کو گروہ مزداریہ سے قرار دیا ہے۔ سواس کا فقیر مصدق ہے اوراس بارہ میں جس قدر الزام حضرت خاتم الحکماء قدس سرہ نے ان پر وارد کئے ہیں، وہ سب بجا اور سراسر حق ہیں، و نیز اجلی انوار الرضا میں جو عقائد اہلِ دیو بند کے ظاہر کئے گئے ہیں، وہ عقائد کفریہ ہیں۔ اس میں فقیر کو کسی قسم کا تأمل نہیں، بشرطیکہ وہ ان کے عقائد ہوں۔ بہرحال آپ کی طرح فقیر بھی عقائدِ مسطورہ فی الرسالہ کو کفری تسلیم کرتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کو اس کا یقین ہے کہ یہ عقائد اہلِ دیو بند کے ہیں اور فقیر کو اسبابِ یقین اس وقت تک فراہم نہ ہوئے۔ اس معذوری کی بناء پر اگر ترکِ ملاقات کو آپ ترجیح دیں تو یہ آپ کو اختیار ہے۔ فقیر اگر صحیح المزاج ہوتا، تو یہ دشواری بھی حائل نہ ہوتی۔ رہے ذاتیات، ان سے بالکل بحث نہ کیجئے۔ ان کا قلع قمع بعد از ملاقات آپ کی مرضی کے موافق ہوجاوے گا۔ اس کا اطمینان رکھیے۔ والسلام۔ فقط!

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

۱۳ ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام نے اس کے جواب میں لکھا۔

جناب مولوی صاحب، وسع اللہ مناقبہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نمازِ جمعہ آسکوں گا۔ مزید علم کے لئے بعض کتب مثل ''حسام الحرمین''، وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے۔ تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔ آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم و مغفور نے تو اپنے رسالہ ''تحقیق الفتویٰ لرد الطغویٰ'' میں اس گروہ ناحق پژدہ کی تکفیر فرمائی ہے۔ نہ فقط تضلیل وتفسیق۔ اور قصیدۂ مطبوعہ میں بھی غالباً تکفیر ہے۔ بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں کہ پھر کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ ہو۔ فقط۔

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ

۱۳ ربیع الآخر ۳۷ھ

مکتوب کے ہمراہ حجۃ الاسلام نے متعدد کتبِ علماءِ اہلِ دیو بند ارسال فرمائیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد مولانا معین الدین اجمیری نے یہ جواب لکھا۔

۷۸۶

جناب محترم مولانا زاد مجدہ!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

''براہینِ قاطعہ'' کے قولِ شیطانی کو، جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ، ''شیخ نجدی''، یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہلِ دیو بند کو بعد صحت کے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسبِ وعدہ تشریف لے آئیں، تو اس وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہوسکتی ہے۔ والسلام خیر ختام۔ فقط

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

۱۴ ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام کی پُرخلوص مساعی سے ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ جنوری ۱۹۱۹ء میں جبکہ امام احمد رضا ابھی بقیدِ حیات تھے، مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا علماءِ دیو بند کی تکفیر کا تردّد رفع ہوگیا۔

ماخوذ از: معارفِ رضا، شمارہ یازدہم ۱۹۹۱ء، ۱۴۱۲ھ صفحہ ۲۷۷ تا ۲۸۰

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۳۴/۷ تیسری منزل، نشیمن بلڈنگ، اسٹریچن روڈ، کراچی۔ پاکستان

باسمہ تعالیٰ ھو القادر المعین

انشراحِ ہدایت

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ. وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا. وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ. وَسَآءَتْ مَصِیْرًا. (سورۂ نساء پارہ ۵)

ترجمہ: انکے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں۔ مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا۔ اور جو اللہ کے رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

چند ضروری وضاحتیں

(۱) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' اِحقاقِ حق و ابطالِ باطل کے لئے ایسا دستاویز ہے جسکی تصدیقات و فتاویٰ کا ایک ایک حرف حرفِ آخر ہے۔

(۲) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' ۱۷؍ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق ۸؍ مارچ ۲۰۰۷ء میں دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کے شعبۂ نشر و اشاعت کی جانب سے میں نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سر شکنِ دیو مرید و رجیم

حمد اس کے وجہِ کریم کو جس نے مکۂ معظمہ کو اپنا شہر فرما کر اسے دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت بخشی۔ اور درود سلام کا تحفہ اس کے حبیب رؤف و رحیم کو جس کے پیارے قدموں نے مکۂ معظمہ کو وہ عزت دی کہ قرآن پاک نے اس کی قسم کھائی۔ اور مدینۂ طیبہ کو دل آویزی و نزہت و برکت عطا فرمائی کہ وہ پیاری بستی حرمِ رسول کہلائی۔ اس کے گلی، کوچوں پر فدا ہونے کو بہارِ فردوس آئی۔ وہ مقدس بستی جس نے خدا کے محبوب کی خواب گاہ بننے کی عزت پائی۔ اس نبی والی بستی کی پیاری قسمت پر وہ خدا والی بستی رشک لائی فالحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ والہ وصحبہ ومن والاہ۔ امابعد! سگِ آستانِ نبوی و بندۂ سرکارِ قادری وگدائے بارگاہِ رضوی فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولابویہ ربہ المولٰی القوی برادرانِ دین وملت، اخوانِ اہلسنّت کے خدمت میں بعد تحیۂ مسنونہ عرض کرتا ہے کہ یہ ہندوستان کے علمائے اہلسنّت کے فتاوٰی کا مجموعہ ہے جس میں ان حضرات نے متفق اللفظ و یک زبان ہو کر کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین'' شریف کی تصدیق وتوثیق وتصحیح اور طوائفِ قادیانیہ و دیوبندیہ، وہابیہ وقاسمیہ وگنگوہیہ وتھانویہ وانبیٹھیہ کی تضلیل وتکفیر و تفضیح و تقبیح فرمائی ہے۔ اس سے مقصود دو امر محمود ہیں۔

امرِ اول یہ کہ بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی و دیوبند کے جھگڑے ہیں۔ علمائے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافر نہیں کہتا۔ وہ دیکھیں کہ جس قدر علمائے اہلسنّت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علمائے بریلی سے متفق ہیں۔

امرِ دوم بعض شیاطین دیوبندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لا سکے تو یوں مکر وفریب کر کے عوام کو دھوکے دیتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علما اردو زبان سے

ناواقف تھے۔ ان کے سامنے دیوبندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی پیش کیے گئے۔ انہوں نے ہماری اصل اردو زبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دیدیئے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کوئی دیوبندی قیامت تک نہیں بتا سکتا کہ عربی ترجمہ میں کونسا لفظ غلط ہے۔ مگر اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے تمام علما بھی اردو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب متفق ہو کر دیوبندیوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔ کیا دیوبندی اردو کوئی جنگلی یا پہاڑی اردو ہے جسے سمجھنے والا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اب میں اس تمہید کو ختم کرتا اور اس مجموعۂ فتاوٰی کا تاریخی نام الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ دھرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق والاعتصام والسلام مع الاکرام علی جمیع اہل الاسلام۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

خلاصۂ استفتا

سلام ہماری طرف سے مکۂ معظمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نے مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، پھر وحی کا ادّعا کیا ، پھر لکھ دیا کہ ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا'' پھر اپنے کو بہت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کیا اور کہا۔

ابن مریم کی ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور کہا کہ ''عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا''

اور لکھا'' پہلے چار سو انبیاء کی پیشگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پر کچھ جواب نہیں نہ ہم ہرگز ان پر رد کرسکتے ہیں اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کردیا ہے۔''

ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں

قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' میں کہا:

بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب

بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۱۴ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا صفحہ ۲۸، عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخرِ زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

فتویٰ میں لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی در کنار، فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا۔ اور بس زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی۔ اور اسی گنگوہی (اور خلیل احمد انبیٹھی) نے اپنی کتاب ''براہینِ قاطعہ'' میں تصریح کی کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس کا بُرا قول خود اس کے بد الفاظ میں یہ ہے:

''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں کونسا ایمان کا حصہ ہے۔''

اشرف علی تھانوی نے چھوٹی سی رِسَلیا (حفظ الایمان) میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون عبارت یہ ہے:

آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر

ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ مجمع الانہر و دُرمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تأمل کرے یا ان کی تعظیم کرے یا ان کی تحقیر و توہین سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجئے اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجئے۔

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف، مسمیٰ بنام تاریخی

فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

۱۳۲۵ ھ

علمائے حرمین نے قادیانیوں اور دیو بندیوں پر کیا احکام لگائے

ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے اشقیا سب کے سب مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں۔ بے دینی و بدمذہبی کے خبیث سردار، ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر، سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔ ملحد، کذاب، بددین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ، کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں، کافروں کے راز دار ہیں، دین کے دشمن ہیں، ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ انکے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، ان میں کوئی دینِ متین کو پھینکتا ہے، کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے، اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا، مفتری ظالم ہیں، وہابی ہیں۔ ان سے بڑھ کر ظالم کون؟ اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔ ان کی کہاوت کتّے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ توبہ سے محروم ہیں۔ اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے

نزدیک دین سے نکل گئے، جیسے بال آٹے سے۔ جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑیں ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں۔ یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان، عقلا میں رسوا، ان کا مرتد ہونا، پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔ وہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، انہیں بہرا کردیا، ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔ ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگادی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔ بدمذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بے دین، دہریے ہیں۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہو چکی۔ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اوندھے جاتے ہیں۔ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانیں، کافر شیطان نے ان کے نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے۔ وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی ان سے فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا۔ ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا طرح طرح کے کفران کے لئے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں، یہاں تک کہ خود ربّ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے، گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

علماءِ حرمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعا فرمائیں

الٰہی ان پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں، کچھ مردودِ الٰہی، ان سے شہروں کو خالی کر، انہیں تمام خلق میں نکتا کر، انہیں عاد وثمود کی طرح ہلاک کر، ان کے گھر کھنڈر کردے، خدا ان پر لعنت کرے، ان کو رسوا کرے، ان کا ٹھکانا جہنم کرے، ان پر ایسے کو مسلط کرے، جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے، تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے، اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے، انہیں ہلاکی ہو، خدا ان کے اعمال برباد کرے، ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت، اللہ انہیں قتل کرے، کہاں اوندھے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

علمائے حرمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

بیشک بزازیہ اور دُرر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور دُرِّ مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ شفا شریف میں فرمایا، ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے۔ یا ان کے بارے میں توقف لائے، یا شک لائے۔ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازے کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتد کا ہے۔ یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ، غرر، ملتقی، در مختار، مجمع الانہر، برجندی، فتاویٰ ظہیریہ اور طریقۂ محمدیہ حدیقۂ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے، ان کے فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی

برائی بیان کرے۔ ہر مجلس میں ان کی تحقیر و توہین واجب، ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور اُن کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔ وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوارِ تذلیل ہیں۔ کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں اور یہ تو عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں۔ جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو اِن خباثتوں سے بھرا ہے وہ اُسے نہیں جانتے تو دھوکہ کھاتے اور جو کفر ان سے سنتے ہیں اسے قبول کرلیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے، خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہوسکے کہ ان کو ذلیل کرے، ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے، اس پر فرض ہے کہ اپنی حدِّ قدرت تک اسے بجالائے، جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔ ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے۔ مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو کہ ان لوگوں سے پرہیز کرے اور اُن سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جُذامی سے بھاگتا ہے کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔ واجب ہے کہ منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے۔ ان سے نفرت دلائی جائے تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے۔ کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایتِ عقائد سے بچائے۔ آمین!

اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین

جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

(۱) شیخ العلماء مکہ معظمہ مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید بابُصیل

(۲) شیخ الخطباء والائمہ بمکہ معظمہ مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد

(۳) ناصرِ سُنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولانا علامہ شیخ صالح کمال

(۴) صاحب رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

(۵) بقیۃ الاکابر، عمدۃ الآواخر، جلوہ گاہ نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی

(۶) محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل

(۷) صاحبِ علم محکم مولانا علامہ سید ابوحسین مرزوقی

(۸) سرشکنِ اہل مکر وکید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید

(۹) سابق مفتیِ مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی

(۱۰) فاضل ماہر کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی

(۱۱) ذوالجلال والزین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین

(۱۲) نادرِ روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف

(۱۳) نکوئیِ روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان

(۱۴) مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی

(۱۵) اجل خلفائے حاجی امداداللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسۂ احمدیہ

(۱۶) عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

(۱۷) والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن بافضل

(۱۸) صاحب فیضِ یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی

(۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

(۲۰) فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی

(۲۱) مفتی حنفیہ حضرت سیدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ

(۲۲) عمدۃ العلماء افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی

(۲۳) فاضلِ کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری

(۲۴) صاحبِ فیضِ ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی

(۲۵) صاحب خوبی ونکوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید

(۲۶) عالمِ جلیل فاضلِ عقیل مولانا محمد بن احمد عمری

(۲۷) ماہر علامہ صاحبِ عزّ وشرف حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

(۲۸) فاضلِ کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی

(۲۹) فاضل کامل عالم عامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

(۳۰) مدرسِ حرمِ مدینۂ طیبہ مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری

(۳۱) مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی

(۳۲) فاضلِ نامور حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

(۳۳) شیخ فاضل مولانا عبدالقادر توفیق شلبی

فتاوائے علمائے اہلسنّت وجماعت ہند

در تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

کیا فرماتے ہیں علماءِ اہلسنّت ومفتیانِ دین وملت کثر ہم اللہ تعالیٰ وایدھم اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی سخت توہین اور گستاخیاں کیں، رشید احمد گنگوہی نے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا اور اشرف علی تھانوی نے حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کی طرح لکھا، اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختمِ نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔ ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام ومفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوالِ ملعونہ کے سبب کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی "حسام الحرمین" کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم وضروری ہے یا نہیں۔

اظہار حق فرمائیے اور اللہ جل سے اجر پائیے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما
از گونڈل کاٹھیاواڑ، رسالدار پنشنر ریاست، جونا گڈھ

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱) الجواب

بیشک فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین حق وصحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریاتِ واضحہ صریحہ ناقابلِ توجیہ وتاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتا اور مجموعۂ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے، ضرور کفار مرتدین ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے ان کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔ مسلمانوں پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرضِ قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

کتبہ: الفقیر اولادِ رسول محمد میاں القادری البرکاتی
خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ

(۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر اسمٰعیل حسن عُفِیَ عَنْہُ قادری احمدی برکاتی

(۳) جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام
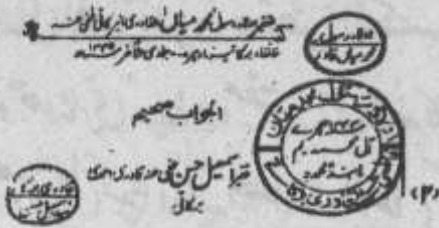
اہلسنّت وجماعت بریلی شریف کا فتویٰ

کتابِ لاجواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق وصواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریاتِ واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے۔ اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذرا تأمل، کچھ تردد، تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے یوہیں کفر کو کفر ماننا۔ کفر ضد ایمان ہے اور الاشیاء تعرف باضدادھا۔ جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنیِ ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکمِ قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے۔ قال تعالیٰ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْم بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۔ جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔ تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختمِ نبوت کا انکار کیا اور انکارِ ختمِ نبوت قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعوائے ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔ قال تعالیٰ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. قادیانی اپنی نبوت کا مدعی ہے اور جو جھوٹا نبی بنے وہ مفتری علی اللہ کافر باللہ ہے۔ قادیانی حضرت روح اللہ وکلمۃ اللہ و نبی اللہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے۔ یوہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے اور گنتی کیا درکار ہے کہ جو ایک ہی وجہ سے کافر ہو انہیں کفار کی طرح مبتلائے قہرِ قہار، مستوجبِ غضبِ جبار، مستحقِ سخت عذابِ نار، لائقِ لعنتِ حضرتِ

کردگار ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ.

یونہیں قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لِم لگائی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام، پھر صحابۂ کرام، تمام ائمہ عظام وعلمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص وعوام کو نافہم وخطا کار ٹھہرایا، جس نے وضاحت سے ختمِ نبوت کا انکار کیا وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْهَزَلِيَّاتِ.

یوہیں رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ عظیم سے زائد بتایا، جنہوں نے نبی ﷺ کے لئے علم غیب ماننے کو شرک جانا اور خود شیطان کے لئے علم محیط ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا۔ جنہوں نے مجلسِ میلادِ مبارک کو کنھیا کے جنم سے بدتر کہا، گنگوہی نے تصریح کی کہ میلادِ مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز وبدعت ہے۔ جس نے صاف منہ بھر کہا کہ وقوعِ کذب کے معنے درست ہوگئے۔ یعنی مَعَاذَ اللّٰہُ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہولیا۔

یوہیں اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شانِ رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی، ضرور ضرور یہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفار مرتدین ہیں جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر ودرمختار وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے: مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ. وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تعالیٰ مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اور ان کے مطابق عمل فرض ہے وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

قَالَهٗ بِفَمِهٖ وَاَمَرَ بِرَقْمِهٖ الْفَقِيْرُ.

مصطفےٰ رضا القادری النوری عُفِیَ عَنْہُ

ھذا ھو الحق والحق بالاتباع احق
حررہ الفقیر الی رحمۃ ربہ
ونعمۃ حبہ محمد المدعو

(۴)

هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ اَحَقُّ
حَرَّرَهُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ رَبِّهٖ
وَنِعْمَةِ حُبِّهٖ مُحَمَّدِ نِ الْمَدْعُوْ

بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی

حَمَاهُ رَبُّهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مَزْوِيٍ وَسَقَاهُ مِنْ نَمِيْرِ مَنْهَلِ كرمه المروى آمين

(۵) لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ رحم الٰہی غفرلہ (صدر المدرسین دار العلوم اہلسنّت وجماعت)

(۶) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. الفقیر القادری محمد عبد العزیز عُفِیَ عَنْہُ (مدرس دوم دار العلوم منظر اسلام)

(۷) ذَالِكَ كَذَالِكَ خویدم الطلبہ محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) اللہ در المجیب محمد ابراہیم رضا رضوی عُفِیَ عَنْہُ (مہتمم دار العلوم منظر اسلام)

(۹) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. سردار علی البریلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۰) لَقَدْ اَجَادَ الْمُجِيْبُ وَاَفَادَ محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ (نائب مہتمم دار العلوم منظر اسلام)

(۱۱) ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ وَبِالْقُبُوْلِ اَحَقُّ فقیر احسان علی عُفِیَ عَنْہُ مظفر پوری (مدرس چہارم منظر اسلام)

(۱۲) الجواب صحیح ۔ ابو القمر محمد نور الہدیٰ حیات پوری

(۱۳) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. ۔ عبد الرؤف عُفِیَ عَنْہُ فیض آبادی

(۱۴) اِنَّهُ لَجَوَابٌ صَحِيْحٌ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ راقم سب سنیوں کا خادم فقیر سید غلام محی الدین بن السید مولانا المولوی رحمۃ اللہ قادری راندیری عُفِیَ عَنْہُ

(۱۵) هذا هو تحقيق الحق الحقيق والحق بالاتباع يليق

العبد المسكين غلام معین الدین اللکھنوی

(۱۶) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. ۔ فقیر محمد صدیق اللہ بنارسی

(۱۷) الجواب نور والمجيب منصور محمد نور عفا اللہ عنہ آروی

(۱۸) صح الجواب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب مختار احمد عُفِیَ عَنْہُ بہاری

(۱۹) ذلك كذلك انا مصدق لذلك والله خير مالك ۔ فقیر غلام جیلانی اعظمی

قادری برکاتی غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما سیاتی مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی۔

(۲۰) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ

ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) هذا الجواب صحيح۔ فقیر حسین الدین قادری رضوی فرید پوری

(۲۲) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. محمد شاہد الحق عُفِیَ عَنْہُ قادری

(۲۳) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. والمجيب نجيح فقیر عبد العزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفر پوری ثم الگورکھپوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری

(۲۴) صح الجواب والله تعالىٰ اعلم فقیر ابو المعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا الله تعالىٰ عن ذنبه الجلی والخفی (مفتی دار الافتائے جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام بریلی

(۲۵) حسام الحرمين وهو احق بالاتباع والله ولی الانعام وهو اعلم نمقه عبد العاصی سلطان احمد البریلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر بُرّاں ہے جس کی دھار مخالفین بیدین کے گرانے سے گرُ نہیں سکتی فقیر ہیچمداں وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری ابو الحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) صاب المجيب نمقه الفقیر ابو الفرح عبید الحامد محمد علی السنی القادری الحامدی الآنوی غفرله ذنبه الجلی والخفی مولاه العلی القوی۔ آمین۔

(۲۸) الجواب صواب والمجيب مثاب وعلى من خالفه اشد العذاب وسوء العقاب فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرله ربه القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتویٰ کفر ہے وہ صحیح ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں والله تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

كتبه الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرله الولی

فتوائے آستانۂ کچھوچھہ مقدسہ

(٣٠) الجواب بعون الله الوهاب اقول وبالله التوفيق :بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعوی نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار الُوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منھ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔علمائے حرمین طیبین نے جو فتوئ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کریگا مگر جاہل،منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں۔اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو اس پر فرض ہے کہ ان گستاخانِ بارگاہ محبوب ذی الجلال والجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ من شك فی كفره وعذابه فقد كفر فقہائے کرام کا عام قانون ہے۔ هذا ما عندی والعلم عندالله سبحانه وتعالیٰ وعلمه اتم واحكم وصلی الله تعالی علی خير خلقه ونورعرشه سيدنا محمد افضل العالمين ـ

كتبه العبد المسكين محمد المدعو بافضل الدين البهاری غفرله الله الباری

امين الافتاء فی الجامعة الاشرفية الكائنة بحضرة كچھوچھة المقدسة ضلع فيض آباد

(٣١) نعم الجواب وحبذا التحقيق وبالقول والاتباع حری وحقيق ـ والله تعالیٰ اعلم

وانا العبد الفقير السيد احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجيلانی كان له الفضل الربانی ـ

(٣٢) لاريب ان فتاویٰ علماء الحرمين المحترمين فی تكفير هؤلاء المذكورين صحيحة

وانا الفقير ابوالمحامد السيد محمد الاشرفی الجيلانی عفا عنه الله الصمد

(٣٣) انا مؤيد لما اجاب فان هؤلاء الذين ذكرُوقد ارتدوا بعد ايمانهم كافرين ، وما افتى به علماؤنا من الحرمين المنورين صلى الله تعالیٰ علی منورهما واله وصحبه وبارك وسلم فهو حق صحيح ،لانشك فيه اصلا ولا ينبغی ان يريب فيه احد بعد ان شهد ان لااله الاالله وان محمدا رسول الله كيف لا و انهم كذبوا الله ورسوله فهم الذين امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم،وما قدروالله حق قدره فختم الله على سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم۔

قاله بفمه وحرره بيده الفقير معين الدين احمد غفرله الاحد

صدر المدرسين فی الجامعة الاشرفية

(٣٤) للّٰه درالمجيب المصيب فی مااظهر الحق وبيّن ان اولئك المذكورين قد كفروا بالله العظيم فلا اعتذار لهم بعد ان كفروا بعد ايمانهم ، وهذا اعتقادنا انهم اتبعوا الشيطان فامتثلوا ما امرهم واتخذوه وليا،ومن يتخذ الشيطان وليا فساء وليا۔ قاله بفمه وحرره بيده العبد المسكين وابوالمعين السيد محی الدين الاشرفی الجيلانی المتوطن فی الكجهوچهة المقدسة

(٣٥) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ ۔سید حبیب اشرف

(٣٦) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ ۔فقیر محمد سلیمان اگرپوری

فتوائے حضرات جبل پور

(٣٧) فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب مطابق سنت وکتاب ہے اس کا ماننا،اس کے ارشاداتِ جلیلہ کو عین مطلوبِ شرع مطہر اور اصول ومقاصدِ مذہبِ حق سے جاننا،اس کے مطابق عقیدہ رکھنا،عمل کرنا،مسلمانوں پر فرض اور ان کے کامل الایمان صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل اور فرمان الٰہی جل وعلا فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی اللّٰه والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ذلك خيرواحسن

تـاویلا کی عین تعمیل ہے۔اوراس کاانکار،اس سے انحراف،مذہب حق وہدایت اورعقائدِ اہلسنّت واجماعِ ائمہ ملت سے انحراف اورحدیث شریف اتبعوا السواد الاعظم کے صریح خلاف اورتہدیدنبوی من شذ شذ فی النار اوروعیدشدیدقرآنی ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جھنم وساءت مصیرا ٥ کےتحتِ حکم اپنے داخل ہونے کااعتراف ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه عز مجده اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبل فوری غفرلہ

(۳۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ محمد عبدالسلام ضیا صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبلپوری غفرلہ

فتوائے دربار علی پور شریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اوراہل اسلام کوان کاماننااوران کے مطابق عمل کرناضروری ہے۔جوشخص ان کوتسلیم نہیں کرتاوہ راہ راست سے دور ہے۔حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مبارک میں جوشخص عمداًوسہواً بھی گستاخی کرےاورآپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین وتنقیص کاتقریراًیاتحریراًمرتکب ہووہ اسلام سے خارج اورمرتد ہے۔جوشخص اُس کافراوربےایمان کومسلمان سمجھتاہووہ بھی اسی کاحکم رکھتاہے۔اھانة الانبیاء کفر عقائدکاصریح مسئلہ ہےاوررضابالکفربھی کفرہے۔جیساکہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہورعلمائے متقدمین ومتاخرین مرقوم ہے۔اس لئے ان اشخاص سے جوکہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام یادیگرحضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت وبیزاری ضروری ولازمی امرہے۔

الراقم جماعت علی عفاالله عنه بقلم خوداز علی پورسیدان ضلع سیالکوٹ۔پنجاب

(۴۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ محمد حسین عفاالله عنه مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پورسیدان۔

(۴۱) جواب صحیح ہے۔محمداکرم الٰہی بی۔اے سکریٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پورسیدان

(۴۲) الجواب حسن عاصی خان محمد بقلم خود مدرس اول مدرسہ اسلامی ٹولہ،ضلع اٹک

(۴۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ محمد کامران بقلم خود۔

فتوائے سرکارِاعظم اجمیر مقدس

(۴۴) یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافرمرتدخارج اسلام ہیں ایسوں کے بارے میں ارشاد ہواکہ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر جوان کےاقوال پرمطلع ہوکران کے کفرمیں شک کرے وہ بھی کافر۔فتاویٰ علمائے حرمین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔انکا اتباع اہم الفرائض اوران کاماننانہایت ضروری۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ابوالعلا محمدامجد علی اعظمی عُفِیَ عَنْہٗ

(۴۵) بیشک دعوائے نبوت کفراورگستاخیاں شانِ اطہرصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اورارتداد۔اورخدائےعزوجل صادق وسبحان کوکذب کاعیب لگاناکفرِصریح۔ علی ھذا علم اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوشیطان ملعون کےعلم سےکم بتاناموجب لعنت وکفر۔نیز حضوراقدس وانورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کےعلم اعلیٰ کومذکورہ اشیاء کےعلم سےتشبیہ دیناتوہینِ علوم نبوی اورموجبِ ارتدادوکفر۔اوران کفریات کاقائل اوریہ اشخاص جن کی کتبِ مطبوعہ سے اس قسم کےعقائدثابت ہیں،حسبِ فتاویٰ علمائے حرمین شریفین نہ محض بےادب اورگستاخ،بلکہ خدااوررسول کےدشمن،اوربقاعدۂ شرعیہ کافرومرتدہوئے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

امتیازاحمدانصاری مفتی دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیرشریف

(۴۶) بیشک ان اقوال کاقائل ومعتقدکافرہےاورفتاویٰ حرمین حق ہیں۔

محمدعبدالمجیدعُفِیَ عَنْہٗ مدرس دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیرشریف

(۳) حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے جن تصدیقات وفتاویٰ کو حاصل کرکے ۱۳۴۵ھ میں شائع فرمایا۔ اور اس کتاب کا تاریخی نام ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' رکھا۔

(۴) طبعِ نو میں گدائے خواجہ، سگِ بارگاہِ رضویت ارشاد احمد مغربی نے دو تصدیقیں حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے معاصر حضرت علامہ بدرالدین المعروف اوگھٹ شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمہ اور مولانا معین الدین اجمیری مصنف ''القول الاظہر'' کی مزید شائع کیں۔ جو ''الصوارم'' میں نہ تھیں۔

(۵) تین تصدیقات موجودہ علماء حضرات کی شائع کیں۔ جن میں ایک مصدق آستانۂ سرکار غریب نواز رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے وابستہ ہیں۔ جن کا نام حضرت قبلہ سید محمد فضل المتین چشتی دام ظلہ العالی ہے۔ اور ایک مصدق حضرت مولانا شاہد رضا صاحب نعیمی جو مفتی ''حبیب الفتاویٰ'' حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں۔

(۶) ایک مصدق حضرت علامہ شیخ مشائخِ اعاظم فی زماننا سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی دام ظلہ العالی ہیں۔

(۷) وہابیوں کا دجل وفریب ان کی بہت ساری کتابوں سے ظاہر وباہر ہے۔ جیسے ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' المعروف ''عقائد علماءِ دیوبند'' بنام ''المہند''، ''طیب قاسمی کی غلط فہمی کا ازالہ'' وغیرہ۔

(۸) حال ہی میں دو روزہ مناظرہ اٹارسی مدھیہ پردیش میں ۱۴؍۱۵؍ فروری ۲۰۰۸ء کو دیوبندیوں کا علمائے اہلِ سنت سے ہوا تھا۔ جس میں دیوبندی مناظر نے معاذ اللہ اعلیٰ حضرت سرکار کو کافر بتاتے ہوئے سرکار اعلیٰ حضرت کی تکفیر کے سلسلہ میں نہایت چرب زبانی کے ساتھ ایک ناپاک وناکام کوشش کی۔ اردو ترجمہ قرآن مجید ''کنز الایمان'' کی فہرست اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۷ اور ''خالص الاعتقاد'' میں سید عبدالرحمٰن صاحب کا شامل شدہ مضمون دلیل میں لایا۔ جس کو مناظرِ اہلِ سنت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی صاحب نے اپنی خداداد اعلیٰ صلاحیتوں سے یکسر باطل کردیا۔ یہاں مناظرے کی تفصیل لکھنا مقصود نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حق ہی کو غالب فرمایا ہے۔

(۹) مناظرے کی سی ڈی سنتے ہی مجھے سخت تشویش ہوئی اور خیر خواہیِ امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے لئے سوچنے پر مجبور ہوگیا۔

(۱۰) کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' مصنفہ امام احمد رضا المعروف بہ اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' مؤلفہ حضرت علامہ الحافظ القاری الحاج مفتی محمد حشمت علی لکھنوی پیلی بھیتی المعروف شیر بیشۂ اہلِ سنت رضی اللہ عنہما کی مذکورہ کتابوں کی تصدیقات وفتاویٰ میں کوئی بھی ایسا مصدق ومفتی نہیں جس پر بوقتِ تصدیق علماءِ اہلِ سنت سوادِ اعظم کی طرف سے کسی بھی قسم کا کوئی حکم کفر عائد ہو۔ یا کسی نے ان علماء حضرات کی تکفیر کی ہو اور اگر بالفرض کوئی تکفیر ہوئی بھی ہو تو یقیناً شرعاً مفسوخ وممسوخ ومنسوخ وبے اعتبار ہی رہی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے دشمنوں پر غیر مومن صالح کو شدت برتنے کی توفیق ہی عطا نہیں فرماتا۔ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ "کَیْفَ یَہْدِی اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِہِمْ. (ترجمہ: کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہوگئے۔)

(۱۱) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کی تصدیقات میں ایک تصدیق میری طرف سے ایسی بھی شائع ہوگئی جس مصدق وموئید پر بوقتِ تصدیق ایک معروف عالمِ دین کی طرف سے حکمِ کفر موجود تھا جس کا ذکر میرے استفتاء میں دیکھا جاسکتا ہے۔ وہ مصدق سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی ہیں کہ ان پر ان کے چچا کی جانب سے کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' میں معاذ اللہ حکم کفر مطبوع اور تجدید ایمان، تجدیدِ نکاح اور تجدید بیعت مطلوب ہے۔

(۴۷) ان کان ذلك فذلك. عبدالحی عُفی عَنہُ مدرس دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. فقیر غلام علی عُفی عَنہُ

(۴۹) لاریب فیما صُرّح فی کتاب حسام الحرمین المُکرّمین الشریفین فالعمل به واجب فقیر محمد حامد علی عُفِیَ عَنہُ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔ غلام محی الدین احمد عُفِیَ عَنہُ۔ بلیاوی

(۵۱) جواب صحیح ہے۔ فقط احمد حسین رامپوری عُفِیَ عَنہُ

(۵۲) الحواب صحیح۔ قاضی محمد احسان الحق نعیمی۔ مفتی بہرائچ شریف

(۵۳) مااجاب به المجیب اللبیب فهذاهو الحق الصریح احمد مختار الصدیقی صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بمبئی۔

(۵۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. ابوالہدیٰ محمد عظیم اللہ علمی عُفِیَ عَنہُ

(۵۵) اصاب من اجاب۔ ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری۔

(۵۶) اصاب من اجاب۔ خادم الفقراء ظہور حسام غفرله

(۵۷) ختم نبوت کے بعد دعوائے نبوت کفر۔ توہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم الکفریات والعیاذبالله۔ حرره الفقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی (فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۵۸) اشخاص مذکورہ مرتد وکافر اور فتویٰ حسام الحرمین واجب العمل۔

فقیر سید غلام زین العابدین سہسوانی۔

(۵۹) حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔ فقیر محمد محسن عُفِیَ عَنہُ

(۶۰) جواب صحیح ہے۔ فقیر اسد الحق مرادآبادی عُفِیَ عَنہُ

(۶۱) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشک صحیح اور اس پر عمل لازم۔

فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوی غفرلہ

(۶۲) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشبہ حق ست و بران عمل کردن از ضروریاتِ دین ست۔ فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنه الباری

(۶۳) من اعتقد او تفوه بقول من الاقوال المذكورة فهو كافر بلاشبهة،

ومن شك فی كفره فقد كفر، وحسام الحرمين صحيح حق، والعمل به واجب۔ والله اعلم۔

الفقير الحافظ عبدالعزیز المرادآبادی غفرله الله ذوی الایادی

(۶۴) فتاویٰ حسام الحرمین بلاشبہ حق ہے اور اس پر عمل واعتقاد اہم الفرائض۔

غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی المتعوذ باللطف الرحمانی۔ علی گڑھی۔

فتوائے دارالافتاء مرادآباد

(۶۵) حسام الحرمین ہندوستان کے فخر وعزت، حضرت عظیم البرکت، خاتم الفقہاء، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے۔ جس میں بے دینانِ ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔ حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائیں ہیں۔ براہینِ ساطعہ وحججِ واضحہ سے موثق و مؤید ہے۔ اہلِ حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غرّاے مصطفویہ کا۔ علی صاحبها الف الف صلاة وسلام وتحية وبالله سبحانهٗ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین۔

(۶۶) مااجاب به سیدی فهو حق صراح۔ عمر النعیمی

(۶۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد عبدالرشید غفرلہ المجید

فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۸) حسام الحرمین جو فتویٰ علمائے حرمین شریفین ہے، وہ سرتاپا حق وبجا ہے۔ اور جن اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے۔ اور معاند کو تمام قرآن بھی پڑھ لے نفع نہیں بخشا اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بے دینوں سے اپنی امن میں رکھے۔ فقط ابو محمد محمد دیدار علی عفا الله عنه

(۶۹) نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم۔ لاریب۔ حسام الحرمین مجموعۂ فتاویٰ علمائے حرمین طیبین زاداللہ لہما تعظیما وشرفا حق وبجا ہے اور جملہ مسلمانانِ عالم کا فرضِ اوّلین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔

قالہٗ بفمہ ونمقہ بقلمہ العبدالراجی رحمۃ ربہ القوی ابو البرکات سید احمد سنی حنفی قادری رضوی الوری مدرس دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن

حزب الاحناف ہند لاہور

(۷۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. سید فضل حسین نقشبندی قادری مجددی گجراتی۔

(۷۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی۔

(۷۲) ذلک کذلک فالمصدق لذلک۔ نور محمد قادری ڈلوی، شیخ پوری

(۷۳) ھذا الجواب صحیح۔ مفتی محمد شاہ پونچھوی

(۷۴) الجواب المذکور صحیح. عبدالغنی ہزاروی کارکری

(۷۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد مقصود علی عُفِیَ عَنْہُ

(۷۶) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. خاکسار حاجی احمد نقشبندی عُفِیَ عَنْہُ

(۷۷) ھٰذَا الْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد عبدالغنی لاہوری

فتوائے مدرسۂ فیض الغرباء، آرہ

(۷۸) بلاشبہ ایسے عقائد والے کافر و مرتد ہیں۔ اس لئے کہ ان میں توہین و تنقیصِ شانِ اللہ و رسول ہے۔ یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں۔ قل اَبِاللّٰہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن. لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔ یعنی کہہ دیجئے اے نبی ان سے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

عالمگیری میں ہے: یکفر اذا وصف اللہ تعالی بمالا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص الخ : جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے، جو اس کے لائق نہیں

یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے، وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اسے اچھا سمجھتے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے۔ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ اورضی بہ یکفر جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے گا۔ میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے جو کچھ اس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد ابراہیم عُفِیَ عَنْہُ آروی حنفی قادری رضوی مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کے قائل کافر ہیں۔ میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہئے۔ فقط

محمد عبدالغفور عُفِیَ عَنْہُ مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۸۰) صح الجواب: محمد اسمٰعیل عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ ضلع شاہ آباد

(۸۱) صح الجواب: محمد نور القمر عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغربا، آرہ

(۸۲) الجواب صحیح: فقیر محمد حنیف حنفی آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۸۳) الجواب صحیح: سلطان احمد آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۸۴) الجواب صحیح: محمد نعیم الدین عُفِیَ عَنْہُ آروی

(۸۵) اصاب من اجاب: عبدالحلیم آروی عفا اللہ عنہ

(۸۶) الجواب صحیح: فقیر محمد عبدالمجید غفرلہ الحمید رضوی آروی

(۸۷) الجواب صحیح: عبدالرحمٰن دربھنگوی

(۸۸) اصاب من اجاب: محمد حنیف مدرس مدرسۂ فیض الغرباء، آرہ

(۸۹) اصاب من اجاب: محمد نصیر الدین آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۹۰) الجواب صحیح: محمد غریب اللہ عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغرباء، آرہ۔

فتوائے بانکی پور پٹنہ

(۹۱) فتاویٰ حرمین طیبین ضرور حق ہیں جن کی حقیت میں اصلا شبہ نہیں۔ اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا۔ بلکہ حکم میں اتفاق کیا۔ جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام ''الختم علی لسان الخصم'' دیوبند میں چھپ چکا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بیشک ایسے اعتقاد و خیال و اقوال والے کافر ہیں۔ رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی، اہالیِ دیوبند کفر کا فتویٰ ہے ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے جن کا حوالہ حسام الحرمین میں ہے جسے چھپے ہوئے بیس سال ہوگئے۔ کیا قادیانوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار و سوال کی ضرورت ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

فتوائے سیتاپور

(۹۲) صورت مسئولہ میں جن لوگوں کے نام لکھے ہیں، وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بناء پر دائرۂ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیتِ تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ کتابِ مستطاب حسام الحرمین الشریفین قطعی حق ہے۔ اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتویٰ دیا ہے وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص جو اپنے پیارے جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراسر ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب دانائے کل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتویٰ پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامۂ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان دشمنانِ دین کی ظاہری تقویٰ وطہارت

پر والہ وشیدا ہونے سے بچائے یہ اشخاص مذکورۂ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز و روزہ سب نامقبول اور عند اللہ تعالیٰ یہ مشرکین ونصاری سے بدتر۔ واللہ الموفق للحق والصواب۔ وما علینا الا البلاغ

فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی خادم سجادۂ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ
وارد حال، ضلع سیتاپور، اودھ

فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق اور درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا اتفاق، اس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن بُرہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے تو ہب پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادمانِ والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعۂ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان اور صاحبِ ایمان رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسمٰعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد، ضلع فیروز پور، پنجاب

فتوائے پوکھریرا ضلع مظفر پور

(۹۴) رب زدنی علما۔ حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند واجب العمل فتویٰ ہے۔ اس کے مفتیِ علام، وحید العصر، فرید الدہر، مفتی اسلام، مرجع عام، امامِ انام بیخ کنِ نجدیاں، صف شکنِ بدمذہباں ہیں اور اس کے مصدقینِ عالی مقام ومقرظینِ اعلام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنانِ بلدۂ رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین۔ اِن خُبثائے مذکورین فی السوال کے اقوالِ ملعونہ ان کی خباثتِ باطنی کا نمونہ ہیں۔ اے اللہ مجھے اور میرے سب سنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچانا۔ بجاہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین۔ یارب العالمین۔ حسام الحرمین سنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے ہر سنی اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اس کو

اپنے سے دور کردے گو اپنا ہی کیوں نہ ہو۔ ھٰذا بیان للناس وھدی وموعظۃ وبشری للمؤمنین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعندہ ام الکتاب۔

خادم مفتی الاسلام ابوالولی محمد عبدالرحمٰن مُجّی، ناظم نور الاسلام، پوکھریرا

محلّہ نورالحکیم شاہ شریف آباد، ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور، بہار

(۹۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح: فقیر رشید احمد عرف صاحب جاں مکیاوی دربھنگوی کان اللہ و رسولہ لہٗ۔

(۹۶) زہے کتابِ مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دراں لغو ودروغ بنظر نمی آید مگر کسے راکہ قائل کذب خدائے قدوس باشد، وصفِ حقانیتِ اوازمن مپرسید، برحقیتِ اوگواہ عادل کلامِ اہلِ حرم رابہ بینند۔

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص بعطا عُفِیَ عَنہُ مدرس دوم مدرسہ نورالہدی پوکھریرا

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیہ، ھدی للمتقین قھر رب العلمین علی المرتدین من الوھابیین والنجدین والقادیانیین خذلھم اللہ انّٰی یؤفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی

مدرس اول مدرسہ نورالہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۸) صدق المجیب۔ محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نورالہدی پوکھریرا۔

(۹۹) الجواب حق والمجیب مُحِقٌّ۔ شرف الدین مدرس اول مدرسہ نورالعلوم واقع کومان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ محمد رحیم بخش قادری رضوی عُفِیَ عَنہُ۔

(۱۰۱) فتاویٰ حرمین شریفین زَادَ ھُمَا اللّٰہُ شَرفًا وَتَعْظِیمًا کا ہر فتویٰ محقق وواجب العمل ہے رہے مخالفین تو لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم مھین۔

محمد مجیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسۂ نورالہدی پوکھریرا۔

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔ فقیر عبدالکریم بلیاوی عُفِیَ عَنہُ۔

(۱۰۳) حسام الحرمین صارمِ ہندی برگردنِ بدمذہبی ہے۔ فقیر عبدالحفیظ دربھنگوی غفرلہ۔

(۱۰۴) الجواب لاریب فیہ۔ فقیر ابوالحسن مظفرپوری عُفِیَ عَنہُ۔

فتوائے ریاست بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ وصحبہ واجمعین الی یوم الدین۔ امابعد! اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی بلاشک وشبہ اپنے اقوالِ ملعونہ خبیثہ مجموعۂ کفر وضلال کے باعث یقیناً کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کے جو فتاوائے مبارکہ مقدسہ ہیں وہ بالکل حق وصحیح ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ذلك ماعندی واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم، وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم والصلٰوۃ والسلام علی حبیبہ الاکرم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر ابومحمد محمدن المدعو بہ لغلام رسول البہاولفوری عُفِیَ عَنہُ بمحمدن المصطفی النبی الامی والہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلم۔

فتوائے گڑھی اختیار خاں بہاول پور

(۱۰۶) حسام الحرمین استفتا کا کافی جواب اور سراسر حق وصواب ہے۔ اور میں نہ عالم ہوں اور نہ مفتی۔ صرف سرکارِ ابد قرار، مظہر اتم لاسم اللہ الاعظم، سمیع بصیر علیم خبیر ہر غائب

وحاضر در ہر زمان ومکان حاضر وناظر سید المرسلین محبوب رب العالمین قاسم ارزاق اوّلین وآخرین المنزہ عن ادناس البشریۃ والماء والطین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم الی یوم الدین کا نعت خواں اور سگ آستانِ حضرت حسان ہوں۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ توہینِ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین متفق علیہ کفر ہے۔ حضرت مولانائے روم رحمۃ القیوم کے ایک شعر پر جو مثل شیر نر حملہ آور ہے۔ ختم کرتا ہوں۔

کیست کافر غافل از ایمانِ شیخ
کیست مردہ بے خبر از شانِ شیخ

ایک دو اور بھی سن لیجے۔

کافراں دیدند احمد را بشر
چوں ندیدند از وے انشق القمر
ہاں وہاں ترکِ حسد کن بار مہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبد النبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری۔ بقلم خود۔
از گڑھی اختیار خاں۔ ریاست بہاول پور۔

فتوائے کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) الجواب وباللہ التوفیق فتاویٰ حسام الحرمین میں نے دیکھا مفتیان عظام نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوتلوی عفا اللہ عنہ۔

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتویٰ مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے وہ خود کافر اور بے دین ہے۔

ابوالیاس امام الدین حنفی قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ از کوٹلی لوہاراں، ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) الجواب صحیح ابو صالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

فتوائے کھروٹہ سیدان ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاویٰ کا مجموعہ ہے علمائے حرمین کا اتباع ضروری ہے جو نقائص سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے۔ العیاذ باللہ علی ہذا القیاس حضور پرنور، شفیعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

الفقیر السید فتح علی شاہ القادری عُفِیَ عَنْہُ۔ من مقام کھروٹہ من مضافات سیالکوٹ۔

فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین حق ہیں اور ان میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں۔ ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کرام ان کے اقوال سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو اُن خُبثا کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کردی گئیں جن کو دیکھ کر ہر مصنف حق وباطل میں تمیز کرسکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبثا سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ھذا ھو الحق الصریح وخلافہ باطل قبیح، واللہ تعالیٰ اعلم الفقیر عبد الکریم غفرلہ المولیٰ الرحیم چتوڑی۔

فتوائے مفتی لُدھیانہ

(۱۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم۔ امـــا بـعـد! اس استفتا میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانانِ اہلسنت وجماعت کو کتاب مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔ اس کے سوا ایک دیگر کتاب "تقدیس الوکیل عن توہین الرشید

"والخلیل" مصدقہ علماء ومفاتی ائمہ اربعہ حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفاً و تعظیماً
میں بھی اسی طرح لکھا ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین ۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد
واقوال مندرجہ استفتا کلماتِ کفریہ ہیں۔ پس تمام مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کو حدیث
شریف فایاکم وایاھم اور آیات واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد
الذکری مع القوم الظلمین . اور ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار
پر عمل کرکے ان مذکورۂ بالا اشخاص اور ان کے پیروؤں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے کہ
جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب
فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی، مقیم لدھیانہ، پنجاب

فتوائے دھلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب
کشائی کرسکے۔ ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق وواجب العمل ہے۔ فقط
محمد مظہر اللہ غفرلہ، امام مسجد فتحپوری، دہلی

فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) باسمہ سبحانہٗ، الجواب بعون الملك الوھاب۔ فتاویٰ حرمین شریفین
زادھما اللہ تشریفاً وتکریماً حق ہیں۔ والحق احق واحری بالقبول اہل اسلام کو ان
کا ماننا لازم بلکہ الزم ہے۔ اور ان پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص ذِیَابٌ
فِیْ ثِیَابٍ ہیں۔ ان سے اجتنابِ کلّی ضروری ہے۔ ھذا ما عندنا واللہ تعالیٰ اعلم
وعلیہ اتم واحکم۔
وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو رشید محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ
خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور، متصل چاہ جنڈی والا۔
(۱۱۵) فتاویٰ حرمین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بات بیان اور حکم

ہے وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔
گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ بچھواڑہ مزنگ لاہور۔

فتوائے سَہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰ حضرت، مجدد مأتہ حاضرہ، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم سب
متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات وتحقیقاتِ بلیغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی
ووافی بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کیے جائیں۔ والسلام علی من اتبع
الھدی فقط۔
رقیمہٗ ہیچمدان بلید محمد عبد الحمید عُفِیَ عَنْہٗ

فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور
واجب العمل ہے۔ ان فتاویٰ کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم
فقیر محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

فتوائے بھین ضلع جہلم

(۱۱۸) باسمہ سبحانہٗ حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے۔ دیوبندی جن کے
سرگروہ خلیل احمد ورشید احمد ہیں، نجدی گروہ متبعین محمد بن عبد الوہاب نجدی سے بھی زیادہ
خطرناک ہیں۔ کیونکہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہوگئے
۔ مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہوگئی، اور ان سے مجتنب ہوگئے۔ لیکن
دیوبندی حنفی نما وہابی حنفی مسلمانوں سے شکروشیر ہوکر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک
کررہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہم اور اب تو ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے
انہوں نے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ بہرحال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خداو

رسول خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔ امکانِ کذبِ باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہینِ ذاتِ باری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا۔ میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد

فتوائے دادوں ضلع علی گڈھ

(۱۳۲) الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب کتاب حسام الحرمین بیشک درست اور بالکل صحیح اور بلاریب قابلِ عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ [illegible] یقیناً حتماً جزماً حق وصواب ہے۔ اور وہ اشخاص بحکم شریعت غرائے محمدیہ صلی

کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

خادم الاطباء فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ۔ از نگین چوپال، شاہجہاں پور

فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب ''براہین قاطعہ'' مؤلفہ مولوی خلیل احمد ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۲ میں لکھا ہے:

''امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے، اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے، اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے۔''

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکانِ کذب کے قائل ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ میں ہے:

''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔''

صفحہ ۵۲ میں ہے۔

''ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔''

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ

وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

یہ اقوالِ باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مؤمن ومسلمان کو ایسے بدعقیدے سے توبہ کرنی چاہئے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے فتاویٰ صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ ''براہین قاطعہ'' کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام ومیلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاویٰ مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر لکھا گیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر، ضلع جالندھر۔

فتوائے مئو ضلع اعظم گڈھ

(۱۲۶) فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح العقائد مسلمانوں کو اس کا ماننا ضروری ہے بد باطنوں کا ذکر نہیں۔

ابو المحامد احمد علی حنفی مئوناتھ بھنجن، ضلع اعظم گڈھ

ملخص از فتوائے معسکر بنگلور

(۱۲۷) اہل ایمان کے لئے رسالۂ قاہرہ حسام الحرمین حجتِ قوی ہے۔ اہلِ سنت اس رسالۂ متبرکہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔ اس رسالۂ بارقہ کا منکر وہابی، دیوبندی، قادیانی ہے۔ اس کے مصنف مجدد مائۃ حاضرہ، صاحبِ حجتِ قاہرہ، امام الحنفیۃ، شیخ

سخت کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو شخص وہابیوں، دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ فتاویٰ الحرمین اور افتائے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت، مجدد مائۃ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیانِ حرمین طیبین نے کن خطابات سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو مغتنمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبدالنبی الامی
السید حیدر شاہ القادری الحنفی، بھڑوالہ المقیم فی معسکر بنگلور

فتوائے امروہہ ضلع مرادآباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاویٰ حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد وواجب العمل ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب
محمد خلیل عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسۂ اہلسنّت وجماعت مسماۃ بمدرسۂ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے میں متفق ہوں۔ سید محمد عبدالعزیز

(۱۳۰) الجواب صحیح ۔ سید سعید احمد عُفِیَ عَنْہُ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) الجواب صحیح والمجیب مصیب ۔ عبدالحمید بقلم خود عُفِیَ عَنْہُ مدرس دوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

مخلص از فتوائے کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ا صفحہ ۱۰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم، ایاکم وایاھم، لایضلونکم ولایفتنونکم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز، بڑے جھوٹے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے پاس سے دور کرو، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حرزہ الراجی الی لطف ربہ القوی امجد علی غفرلہ الولی
مقام کھنوڑہ، ضلع ہوشیار پور، پنجاب

فتوائے دیگر از لاہور

(۱۳۳) حامداً ومصلیاً۔ جو شخص گنگوہی وتھانوی ودیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ بھی ضرور وہابی کافر مرتد ہے اس کی کلمہ گوئی وقبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالیٰ: ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین o کا مصداق ہو کر اہل اسلام سے خارج ہوگیا، گو بظاہر مسلمان کہلائے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ وگمراہ گر بدمذہب شامل فرمائے ہیں۔ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

دیوبندی علما، آدم نما ابلیس ہیں مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔ جیسے مثنوی میں فرماتے ہیں۔

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر
تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر والحاد ان کی تصنیفاتِ مردودہ سے اظہر من الشمس ہے مسلمانوں پر حجت قائم ہوگئی، اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اور ان کی چرب لسانی ووساوسِ شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔ کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے

نہایت عمدہ کتاب ہے، بلکہ سپرِ ایمان ہے مسلمانوں کو اس پر عمل فرض ہے اور جو شخص اس کو بُرا کہے اسے مردود وہابی، دیو بندی سمجھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ رسالت کھلم کھلا کیا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سخت توہین کی اس کے کفریات لاتعد ولاتحصی ہیں جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نجانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

فقیر صانه القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہٗ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہلسنت وجماعت کیلئے ایمان کی سپر ہے جو اسے بُرا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔

سید مختار علی شاہ حال لاہوری

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔ فی زماننا درستی ایمان کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمٰن عُفِیَ عَنۂ

فتوائے وزیر آباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے اشخاص دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہلِ اسلام کو موانست ومواکلت ومشاربت ومجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ چاہے دیو بندی ہو چاہے قادیانی ہو۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ومن یضلل فلا هادی له اور کتاب حسام الحرمین کو بندہ نے غور سے پڑھا ہے اور مطالعہ کیا ہے جوابات صحیح اور درست ہیں اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے

ابو المنظور خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری عُفِیَ عَنۂ

حال وارد وزیر آباد، دروازۂ موجدین

فتوائے رامپور

(۱۳۷) فتاویٰ حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔

محمد ریحان حسین العمری المجددی مدرس مدرسۂ ارشاد العلوم

فتوائے کانپور

(۱۳۸) فتاویٰ حسام الحرمین واقعی علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ اور تحریر کردہ ہیں ان علما میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جب کہ ابن سعود نامسعود کے جور وتشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین ووہابیین کی بن آئی انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علما سے جو بچے رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعہ سے انواع واقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ وعلمائے مکہ طائف میں شہید کردیئے گئے۔ اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا۔ کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جا کر امن پذیر ہوا۔ ان فتاویٰ پر ہر مسلمان اہلسنت و جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے اور جو مسلمان بعد اطلاع کے عمل نہ کرے گا یا شک کرے گا انھیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وماعلینا الا البلاغ۔ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاویٰ کے مطابق عمل کرے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ مشتاق احمد عفا عنه الصمد، سابق مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں حال نزیل کانپور، مسجد رنگیاں، مدرسہ دار العلوم۔

(۱۳۹) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

العبد فقیر محمد غفرله الصمد مدرس مدرسہ احسن المدارس، کانپور

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نجیح ہے واقعی ان فتووں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے معتقد کافر اور مرتد ہیں۔

کتبہ محمد سلیمان عفا عنه ذنوبه خادم آستانۂ احمدیہ دار العلوم، کانپور

(۱۴۱) الجواب حق لاشك فيه۔

خادم العلما ابو المکرم محمد وسیم خاں عفا عنه المنان

مدرس مدرسۂ دار العلوم کانپور۔

(۱۲) حال و مستقبل میں کوئی دیو کا بندہ کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' میں چھپی ہوئی اس تصدیق کو دیکھ کر کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' اور کتاب ''اشرف الفتاوی'' کا حوالہ دے کر معاذ اللہ مذکورہ بالا کتاب ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کو مشتبہ بتا کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو گمراہ نہ کردے۔ اور میدانِ مناظرہ میں کسی مناظرِ اہلِ سنت سے وہ دیو کا بندہ یہ سوال نہ کر بیٹھے۔ جب احکامِ شرع میں فاسق کی شہادت وتصدیق مردود وغیر معتبر ہے قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی "لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ." (ترجمہ: انکی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں) تو معاذ اللہ کافرو مرتد کی تصدیق وشہادت احکامِ شرع میں کیونکر معتبر ہوسکتی ہے؟ جب ایک مصدق معاذ اللہ کافر ہے تو العیاذ باللہ دوسرے مصدقین کی ہمارے پاس کیا سند ہے؟ لہٰذا ایسے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنا مجھ ناتواں بندۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پر واجب تھا۔ اور میں جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں اپنے ذمہ سے واجب ادا کرر ہا ہوں۔

(۱۳) میں نے اپنی تسلی کے لئے اس ایقان کے ساتھ حکمِ شرع جاننے اور حال و مستقبل میں پیدا ہونے والے اس قسم کے خدشات کو مٹانے کی غرض سے علماءِ اہلِ سنت بالخصوص ملک الفقہاء احناف فی زماننا، فقیہ اسلام، تاج الشریعہ، وارثِ علومِ امام احمد رضا حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری بریلوی، قاضی القضاۃ آل انڈیا شرعی قاضی کونسل مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا یہ استفتاء پیش کردیا۔

حضور تاج الشریعہ جو فتویٰ عطا فرمائیں گے وہی حق و درست ہوگا۔ اس کی تعمیل میں ذرہ برابر بھی تامل نہ کرونگا۔ تاکہ ہمارے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودہ وآئندہ امتِ اجابت کے ایمان واسلام پر کوئی دیو کا بندہ ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

(۱۴) کتاب ''الصوارم الہندیہ'' مع مضمون ''انشراحِ ہدایت'' اہلِ علم حضرات زیادہ سے زیادہ عوام وخواص تک پہنچانے کی زحمت فرمائیں۔

(۱۵) الحمد للہ رب العالمین حضور تاج الشریعہ نے جو حکمِ شرع مجھ مستفتی پر نافذ فرمایا اس کی تعمیل میں بھی کوئی فروگذاشت باقی نہ رکھوں گا۔

(۱۶) غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانانِ اہلِ سنت کیلئے بارگاہ سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی اجمیر معلیٰ بلا کسی اختلاف کے مرکز المراکز ہے۔

(۱۷) انشاء اللہ الرحمٰن تادمِ حیات اجمیرِ معلیٰ سے حسبِ سابق مشربِ حضور غریب نواز اور سوادِ اعظم مسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ترویج واشاعت میں علیٰ قدرِ قدرت منہمک رہوں گا۔

(۱۸) پہلے استفتاء میں جہاں جیلانی میاں صاحب قبلہ کی تصدیق شائع کرنے کے بارے میں سوال ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے فتوے میں سید محمد جیلانی اشرف صاحب کچھوچھوی دام ظلہ العالی کی تصدیق شائع کرنے کو ''کارِ خیر ہے'' بتایا۔ اور مجھ مستفتی کو عند الشرع بَری فرمایا۔

(۱۹) سچ کہا ہے کہنے والوں نے۔ کلام الملوک ملوک الکلام۔ کلام الملوک کے مترادف حضرت کا یہ کلام بھی ہے۔

(۲۰) فقیہ اسلام کے اس مختصر کلام کی اگر تفصیل کی جائے تو دفتر کے دفتر بھر جائیں۔

(۲۱) کسی کافر و مرتد کے تصدیقِ شرعی کو کسی بھی حال میں کارِ خیر بتایا جاسکتا؟ اور عند الشرع ناشر کو بری بھی کیا جاسکتا ہے؟

(۲۲) کمپوزنگ کے باعث جو غلطیاں کتاب میں شائع ہوگئیں وہ اگرچہ معدودے چند ہیں۔ مگر اس کا ذکر بھی استفتاء میں ضروری تھا۔ حکمِ شرع کے مطابق آئندہ طباعت میں ایک ناشر کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ضرور اسکی اصلاح کررہا ہوں۔

(۲۳) سلطان الہند خواجۂ خواجگان، معینِ بے کساں، نائب رسول اللہ فی الہند

فتوائے آنولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین. کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفۂ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد مأتہ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور بلاریب حق اور عینِ حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحاتِ پُرضیا سے ظاہر، اس کی رفعتِ مکان اس کے اوراقِ پرفضا سے باہر۔ جن علمائے اعلام ومقتدیانِ انام کے زرّیں دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایۂ ناز ہیں۔ اوران کے مواہیر ہی اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے، وہ بالکل واقع کے مطابق مسائل شرعیہ کی موافق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعویٰ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا۔ خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں، جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی، ربِّ ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان وملک الموت کی وسعتِ علم سے کم بتایا، اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور کے علم کو زید وعمرو صبی ومجنوں وحیوانات وبہائم کے علم کے برابر لکھا، ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان بھی ہوگا وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کرلے گا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں۔ انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کے فتوے دیئے تاکہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھ کر ان کے مکر وکید سے محفوظ رہیں۔

حررہ الفقیر القادری **محمد عبدالحفیظ** الحنفی السنی عُفِیَ عَنْہُ ابن الحضرۃ عظیم البرکۃ مولانا المولی الحافظ الحکیم الحاج **محمد عبدالمجید القادری الآنولوی البریلوی** ادام اللہ علینا ظلالہ۔

(۱۴۳) الحمدللہ الذی نورقلوبنا بنورالایمان ووقانا من شرالفرقۃ الضلالۃ المضلۃ الوھابیۃ وجمیع المرتدین وواھل الطغیان وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی النبی العالم مایکون وماکان المنزہ من کل عیب ونقصان وعلی الہ وصحبہ رفیع المکان واولیاء امتہ وعلماء ملتہ ذوی الفضل

والاحسان۔ آمین۔

بیشک کتاب لاجواب حسام الحرمین حق وصواب اور اہلسنت وجماعت کی جان کا ایمان اور ایمان کی جان، دلوں کا سرور، آنکھوں کا نور اور اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پر غیظ وغضب کا پہاڑ، ان کی آنکھوں میں غصہ وغم کا جلتا کھٹکتا انگار اور خار، اور دلوں میں رنج والم کا خنجر آبدار ہے۔ لاریب اس میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیماً نے ان سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السوال اور غلام احمد مرزا قادیانی خذلھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ پر ان کے عقائد خبیثہ فاسدہ واقوال کفریہ باطلہ کے سبب فتوائے کفر وارتداد دیا اور صاف صاف بالاتفاق فرمادیا اور حکم شرع سنادیا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان خبثائے ملاعنہ کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر اُن کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں جیسا کافر مرتد ہے۔ اس لئے اس نے اللہ عزوجل کی جلالت وعزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کو ہلکا جانا اور ان کے بدگویوں کو کافر نہ مانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر الحقیر الی جناب القدیر **محمد عبداللطیف** القادری الحنفی السنی الآنولوی البریلوی عُفِیَ عَنْہُ وعن والدیہ بمحمدن النبی الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلاۃ والتسلیم اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ۔آمین ثم آمین

فتوائے ہلدوانی ضلع نینی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کے فتاویٰ سراسر حق وہدایت ہیں ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازم وضروری ہے ان کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بد دین بندۂ شیاطین واللہ تعالیٰ اعلم۔ وعلمہ اتم۔

حررہ ابوالفیاض **عبدالحی التعلیمی** غفرلہ خادم مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی

(۱۴۵)ھذا الجوب صحیح ۔و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

کتبہ محمد اسمٰعیل

فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہوکر فتویٰ دیا اوران کوحق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اوراس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولیٰ تعالیٰ انکو بہتر جزادے۔آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاویٰ بیشک حق ہیں ان میں شک کرنے والے وہی ہیں جواللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔کل مسلمانوں کوانکا ماننا اوران پرعمل کرنا ضروری ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

فقیر ابو الکشف محمد یحیٰ العلیمی غفرلہ ذنوبہ

مدرس مدرسہ اسلامیہ، کنواڈمہ، ضلع مان بھوم۔

فتوائے حیدرآباددکن

(۱۴۷) ان سب (قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی وبے ادبی کا دنداں شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیاہے۔فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبرلی گئی ہے۔ہدایت پرآنے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔البتہ جن کے قلب پرقساوت کی مہرلگادی گئی ان کے لئے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اورنہ رسولوں کی تبلیغ و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جوانکی کتابوں سے برپا ہوتا ہے وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کوانہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہومختلف پایا ساتھ ہی اسکو کافرٹھہرایا انکی اس کوتاہ نظری اور کافرگری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے

زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافرٹھہرتے ہیں۔العیاذ باللہ جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہوکہ مسلمانوں کوکافربنایا کرے انکے متعلق جوکچھ بھی کہا جائے کم ہے اوران کی اس کافرگری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جوکچھ تحریرفرمایا ہے وہ سراسرحق ہے۔اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہوچکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوان کافرگروں کے شروروآفات سے مامون ومصئون رکھے۔

المجیب الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد حیدرآباددکن۔

(۱۴۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ ،احمد حسین

(۱۴۹) المجیب الحبیب لبیب مصیب السید وحید القادر

(۱۵۰) نعم الجواب لاریب فیہ محی الدین قادر سید لطیف

(۱۵۱) المجیب مصیب جوشخص ان حضرات وہابی اعتقاداً وحنفی فروعاً کی کتابیں دیکھتا ہےتو پاتا ہے کہ ہرقدم پراہلِ حق کی تکفیراورحبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت میں تحقیر کرتے ہیں اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گزارتے ہیں۔اورروز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کا نکالتے ہیں۔حقیقت میں یہ لوگ فوارۂ تکفیر ہیں کہ ''ازوی خیزدوبروی ریزد''یہ لوگ غیر مقلدین سے بدتر ہیں کہ انکو ائمہ سے اختلاف اوران حضرات کوحبیبِ خدا سے عناد ہے یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون.

فقیر عبد القدیر قادری حیدرآبادی سینئر پروفیسر شعبۂ دینیات

کلیہ جامعہ عثمانیہ (حیدرآباددکن)

فتوائے سورت

(۱۵۲) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسامِ اہلِ اسلام ہے۔اس کتابِ فیض نصاب میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً کے اکابر علمائے کرام ومفتیانِ

عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے
اپنے عقائدِ خبیثہ وکفریاتِ ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج کافر مرتد بد دین گمراہ، گمراہ
گر ہیں جو شخص انکے عقائدِ کفریہ سے واقف ہو کر باوجود علم اور سمجھنے کے انکو مسلمان جانے یا
انکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح وقابلِ عمل ہے
۔مسلمانوں کواسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے والله تعالی اعلم بالصواب والیه المرجع
والمآب۔

کتبه المسکین سیدغیاث الدین بن مولانا حافظ سیدغلام محی الدین سنی حنفی قادری
نقشبندی غفرله ولو الدیه فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳) اَلْجَوَابُ صَحِیحٌ غلام محی الدین قادری غفرله الله له ذنبه

(۱۵۴) اَلْجَوَابُ صَحِیحٌ سید احمد علی عُفِیَ عَنْهُ

(۱۵۵) اَلْجَوَابُ صَحِیحٌ غلام محمد

(۱۵۶) الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح ودرست
اور بجا وحق ہے۔ اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر مرتد ہیں۔ اور جو انکے
کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد
ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور انکے مطابق عمل کرنا شرعاً
فرض ہے والله تعالی اعلم۔

فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرله ازمقام سورت

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب
میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی، قادیانی اور انکے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظمہ
ومدینہ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص انکے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی
انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے تب

سے تو آج تک شاید کوئی انکے عقیدہ والا ہی انکو مسلمان جانتا ہوگا۔ انکا کفر روشن اور سب کو
معلوم ہوگیا ہے۔ ان لوگوں کی کتابوں سے بھی انکے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے فقط
الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میاںصاحب صدیقی از بھروچ لال بازار

فتوائے بمبئی وبدایوں ودہلی

(۱۵۸) الجواب والله الملهم للصواب۔ اللهم صل وسلم وبارك على من
اوتی علوم الاولین والاخرین وعلى اله وصحبه اجمعین بیشک دعوی نبوت یا کسی
نبی کی ادنیٰ توہین یا حضور خاتم الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا وجود جائز
بتا کر ختم نبوت کا بحال رہنا تسلیم کرنا یا خدائے قدوس جل جلالہٗ کو بالفعل یا بالقوہ کاذب جاننا
یا حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار یا حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا۔ معاذ اللہ
حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا یہ جملہ امور بوجہ تنقیص شانِ
اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفر صریح ہیں۔ پس علمائے کرام ومفتیانِ عظام
حرمین محترمین متعنا الله تعالی بعلومهم کا ان امور اور انکے قائلین ومعتقدین کے متعلق
کفر کا فتویٰ دینا حق وبجا اور کتاب "حسام الحرمین" جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید
توضیحات ہے صحیح وزیبا ہے۔ ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا لغویات سے مُجتَنِب اور
مفتیانِ عظام حرمین محترمین وعلمائے کرام اہلِ سنت وجماعت کے ارشاداتِ عالیہ کا معتقد
وملتزم رہے۔ سرکار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں غایت ادب کو اصل
توحید اور اسی کو اہل حق کا مسلکِ سدید اور موہبتِ مجید ومثمرِ فضل مزید تصور کرے ولنعم
ماقیل ولله درقائله ۔

ثابت ہو اکہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

والله الموفق للخیر والمسئول حسن الختام۔ حررہ افقر الوری میرزا احمد

القادری کان اللہ لہ ۔ناظم سنی کانفرنس صوبہ ممبئی

(۱۵۹) جواب صحیح ہے مولیٰ تعالیٰ مجیبِ لبیب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے شیخ نور الحق نذیر احمد خجندی مدیر غالب ممبئی

(۱۶۰) بیشک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے ان لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔لہٰذا علمائے حرمین شریفین نے اور حضرتِ مجیب نے فتویٰ ہذا میں جو کچھ لکھا ہے بجا ہے۔ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔

ابو السعود محمد سعد اللہ مکی۔خادم مسجد زکریا ممبئی

(۱۶۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد ابرار الحق غفرلہ

(۱۶۲) اصاب من اجاب حافظ عبد المجید دہلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۶۳) ذلک کذلک انی مصدق لذلک محمد جمیل احمد القادری البدایونی امام مسجد اہلسنت خوجہ محلہ ممبئی۔

(۱۶۴) لاشک فی ان اَلْجَوَابَ صَحِیْحٌ والمجیب مثیب واعتقادہ لازم علی کل المسلمین۔

خادم العلماء محمد معراج الحق صدیقی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۶۵) اللہ اکبر۔مافتی بہ العلماء الکرام جزاہم اللہ خیر الجزاء فی حسام الحرمین فھو موافق ومطابق للاصول وحری بالقبول۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

احقر الطلبہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہ

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجرِ عظیم عنایت فرمائے
غلام محمد لکھنوی عُفِیَ عَنْہُ۔

(۱۶۷) بسم اللہ ،باذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ اربابِ حق اظہارِ حق وصدق سے گریز کرتے۔سیفِ بُرّاں،حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ وبن سے اکھاڑنے والی ،وہ مدلل بہترین اور زبردست کتاب ہے، جس کو ترتیب دینے کے بعد

مؤلفِ مبرور نے نہ صرف حقِ اسلام ادا کیا بلکہ وارفتگانِ اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اسکا حقیقی شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔مجیبِ لبیب نے سوالِ بالا کا جواب ارقام فرمایا ہے وہ عین مشربِ اہلسنت وجماعت ہے۔مالک عالم جل جلالہٗ انکو جزا عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو توفیقِ یقین وعمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ۔

(۱۶۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔

احقر العباد کمترین خاکپائے اَنام محمد فضل کریم دہلوی امام مسجد رنگاری محلہ

(۱۶۹) ذلک کذالک:عبد الحلیم النوری الشاہجہانپوری

(۱۷۰) بیشک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیرِ بُرّاں ہے اور اہلسنت وجماعت کے لئے بہترین کتاب ہے خداوندِ عالم مجیب کو اظہارِ حق پر جزائے خیر دے۔محمد شمس الاسلام خلف مولوی عبد الرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی۔

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب فیضہ کا جواب صحیح ہے بیشک مرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی وخلیل احمد کے اقوال جو ان کی تصانیف میں موجود ہیں ،قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بدمذہبوں کے عقائد سے بچائے آمین ثم آمین۔

حررہٗ محمد عبد الحلیم امام مسجد دھوبی تالاب۔

(۱۷۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبد الحق عُفِیَ عَنْہُ امام مسجد قبرستان بمبئی

(۱۷۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح

حررہ العبد الآثم محمد عبد اللہ عُفِیَ عَنْہُ

(۱۷۴) صح الجواب محمد عبد الخالق عفاعنہ الرزاق پیش امام مسجد حجرہ محلہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لئے ایک معجون شفا ہے۔

خادم الطلبا محمد احمد خاں دہلوی۔

(۱۷۶) الحمد للہ ! مجھ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے اَلْجَوَابُ

صَحِیحٌ عبدالرحیم بن محمد علی دہلوی عُفِیَ عَنْہُ

(١٧٧) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جو فتوئ دیا ہے حقیر کو اس سے اتفاق ہے فقیر سید احمد علی برہانپوری عُفِیَ عَنْہُ

(١٧٨) فتاوئ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مساعی جمیلہ کا ایک حق اور صحیح فیصلۂ مذہبی ہے کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرمین شریفین کے روبرو رکھ کر مسلمانانِ اہلسنت کے لئے ایک مستند ومعتبر فتاوئ شرعی مرتب کردیا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اہانت خواہ وہ کنایۃً ہی ہو کفر ہے۔ لہٰذا فتاوئ مذکور موافقِ کتبِ شرعیہ اور مطابقِ مسلکِ حنفیہ ہے۔ اس سے انکار کفر وضلالت ہے فقط۔ محمد عبدالغفار حنفی۔

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ

(١٧٩) فتاوئ حسام الحرمین نہایت صحیح وحق ومدلل ہیں۔ ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ ونجدیہ خذلھم اللہ الی یوم التناد سے اجتناب کرے اور ان کے اقوال وعقائد پر لاحول بھیجے۔ وماعلینا الا البلاغ المبین۔

کتبہ الحقیر الفقیر الی اللہ المتین المدعو محمد امین القادری الچشتی الاشرفی عُفِیَ عَنْہُ بھیمڑی ضلع تھانہ۔

(١٨٠) بلاریب جمیع اہلسنت وجماعت کو ان عقائدِ باطلہ سے اجتناب ضروری ہے۔ اور قائلین انکے بلاشک کافر اور مرتد ہیں۔ جسکا مفصل حال وکیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے۔ جو بالکل صحیح ہے۔

راقم الحروف حقیر فقیر محمد جسیم امام مسجد مرغی محلہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی۔ ساکن بھیمڑی

(١٨١) اَلْجَوَابُ صَحِیحٌ۔

محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عُفِیَ عَنْہُ خطیب جامع مسجد بھیمڑی

(١٨٢) اصاب من اجاب محمد یسین مدرس مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی

(١٨٣) صح الجواب فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری۔

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاواڑ

(١٨٤) الجواب ومنہ ہدایۃ الحق والصواب بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی وخلیل احمد انیٹھی واشرف علی تھانوی ورشید احمد گنگوہی اپنے اقوالِ کفریہ وعقائدِ مردودہ کے سبب کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص انکے اقوالِ ملعونہ پر اطلاع پاکر اسکے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے یا انکو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان لوگوں کے متعلق مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ زادھما اللہ تعالی شرفاً وتکریماً کے مفتیانِ کرام وفضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جسکا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہوکر شائع ہوگیا ہے حق ہے۔ اور تمام امتِ مصطفویہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اسکا ماننا اور اسپر عمل کرنا فرض قطعی ہے۔ وماذا بعد الحق الا الضلالہ ھذا ماعندی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب، والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ العبد المفتقر الی مولاہ محمود جان السنی الحنفی القادری الفشاوری ثم الجام جودھفوری الکاتھیاواری

(١٨٥) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائلِ فرعیہ اجماعیۂ اہلسنت میں مخالف ہیں۔ بلکہ اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمن، اولیائے کرام سے بدظن، حتی کہ مسائل تنزیہ وتقدیسِ باری وتکریمِ رسالت پناہی میں جو اعلیٰ واہم واقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں ابن عبدالوہاب نجدی قرن الشیطان ومن تبعہ کے ہم عقیدہ ہیں جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضۂ پاک سرورِ انبیا صاحبِ لولاک علیہ الصلوۃ والسلام کو صنمِ اکبر کا خطاب دیا قبّحھم اللہ تعالی وخذلھم پس انکا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیانِ حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ کتبہ

العبدالعاصی غلام مصطفیٰ السنی الحنفی القادری ،عُفِیَ عَنْهُ

فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں اور عقیدۂ اہلسنت وجماعت سے مطرود، ان لوگوں کے کفر میں کچھ شک نہیں، مطلق کافر ہیں۔ الحق! علمائے محققین ومفتیانِ فاضلین حرمین شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتوئی دیا اظہارِ حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا بالعز والفخر اَولٰنا حامی ملتِ دین، سیفِ الحق علی اعناق المنکرین، مقبولِ بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتاویٔ مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفۂ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری اور فرض ہے۔ اگر اصلاحِ اسلام ودین اور اور قوتِ ایمان ویقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے۔ اس کو اپنا وظیفہ کرلے۔ جس کا ہر ایک کلمہ وسطر مجلّی نظر، مسیح اثر ہے۔ واللہ یھدی الی سواء السبیل۔ واللہ اعلم

الساطر الخاطی خادم العلماء عبدالکریم بن المولوی حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی۔

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ یہ کتاب لاجواب، باصواب، برحق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

راقم آثم عبدالحلیم بن حاجی مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی کاٹھیاواڑہ

(۱۸۸) جواب برحق ست۔ طالب العلما خادم الفقرا احقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب۔

(۱۸۹) الجواب صواب۔ خادم العلما صالح محمد بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) المجیب مصیب فی جوابہ۔ سعید الدین مدرس مدرسۂ جامع مسجد، دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبدالکریم صاحب نے استفتا کا جوابِ باصواب تحریر فرمایا ہے، اس پر تمام اہلسنت وجماعت کو عقیدتمند ہونا چاہئے۔ اگر ذرا لغزش ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندۂ حقیر فقیر حکیم محمد عبدالرشید خاں بدایونی وارد حال دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاوئی ہیں، وہ موافقِ کتبِ صحیحہ معتبرۂ مذہب اہلسنت کے درست، بلکہ بہت ہی اصح ہیں۔ لہٰذا اس کا خلاف مذہبِ اہلسنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار بے مقدار محمد علی بن ابراہیم علی حال مقیم یتیم خانہ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بے دین، مرتد، وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف وحدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق کفر کا حکم فرمایا ہے۔ بیشک وہ حق اور سچ ہے۔ جو شخص ان بے دینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ راقم آثم خادم العلماء محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مدظلہم الاقدس نے جوابِ سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق وصواب بلا ارتیاب ہے۔ سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں ان کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں ان پر اعتقادِ جازم لازم وہ واجب العمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ضیاء الدین اَلْمُکْنٰی بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ عَفَاعَنْہُ رب العالمین۔

(۱۹۵) جوابِ سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضھم ودامت برکاتھم نے تحریر فرمایا ہے وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجۂ سوال موافقِ فتاوائے حسام الحرمین کافر ہیں۔ انکے کفر میں شک وشبہ کرنے والا خود کافر ہے واللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اعلم۔ عبدالحی قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود۔

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے فماذا بعد الحق الا الضلال۔

والحق احق ان يقبل فقط۔ والله تعالى اعلم۔

محمد شمس الدین قادری رضوی ناگوری غفرلہ'

(۱۹۷) حسام الحرمین جس میں ان ملعونین مذکورین فی السوال کی تکفیر علمائے کرام وساداتنا العظام نے فرمائی ہے حق اور صواب ہے۔ بلکہ انکے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر نہ کرنے والا بھی قطعاً انہیں میں سے ہے۔ کتبِ فقہ اس مسئلہ سے مملو ہیں کہ من شك فی كفره فقد كفر۔ والله تعالى اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہ'

(۱۹۸) حضرت سیدی شاہزادۂ خاندانِ برکات، مولوی سید محمد اولادِ رسول محمد میاں صاحب مدظلهم العالی نے جواب باصواب تحریر فرمایا وہ بلاشک حق ہے۔ قادیانی، گنگوہی، تھانوی، انبیٹھی، نانوتوی مذکورۃ السوال یقیناً مرتد ہیں۔ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔ العبد ابو المرتضی مطیع الرضا امیر حسن عُفِیَ عَنْہُ مرادآبادی

(۱۹۹) قبلۂ عالم، حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔ فقط

خاکسار ابو الارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبۂ شیش گڈھ ضلع بریلی

(۲۰۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود۔

(۲۰۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ فضل احمد عُفِیَ عَنْہُ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول، والحق احق بالقبول وان انكره الجاحد الضلول۔ وانا العبد الغريب السيد محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی القادری النقشبندی المجددی الفضل رحمانی عُفِیَ عَنْہُ

(۲۰۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمنكر فضيح

بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ

فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) الجواب والله الملهم للصدق والصواب علمائے حرمین طیبین نے جو

کچھ تحریر فرمایا ہے بالکل حق و بجا ہے، واجب القبول ولائق عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے۔ یہ فتاویٰ اہلِ حق اور نائبانِ مختارِ کل حضرت حق جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراسر حق وصواب ہیں۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ پر اعتقاد رکھنا عمل کرنا فرض ہے۔ اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسکی تصریح وتشریح وتفصیل وتوضیح کتبِ مصنفہ امام العلما، سید الاولیاء، وارث سید الرسل، نائب خاتم الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکۃ والملۃ والشریعۃ والسنۃ والطریقۃ محیی الاسلام والدین، مجدد مأۃ حاضرہ، عالم دین وسنت، امام اہلسنت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا الله تعالى والمسلمين ببركاته فی الدين والدنيا والآخرة میں خوب روشن وواضح طور پر موجود ہے۔ اس فقیر ناکارہ وطالب علم ناسزا کا بھی بحمد اللہ تعالیٰ وہی مذہب ومسلک ودین وایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے، اسی پر مارے، اسی پر اٹھالے۔ جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے، وہ پکا بدمذہب وبے دین، گمراہ وگمراہ گر ہے۔ جو اسکو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہلِ اسلام کو اگر اپنا دین وایمان درست رکھنا منظور ہو تو انکی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔ افسوس کہ اب اہلِ اسلام کی یہ حالت ہوگئی اور نوبت بایں جا رسید کہ ان کی تحریروں اور فتووں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوری ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ان سے افضل واعلیٰ ہو جس سے اُن کی بابت سوال کیا جائے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰ حضرت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل وسید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح وقابل عمل ہے۔ استغفر الله۔ اللهم احفظنا۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه ونور عرشه سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه وعلماء امته واولياء ملته وعلينا معهم اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين الى يوم الدين آمين

فقیر قادری ابو الفضل محمد عبد الاحد حنفی رضوی غفرلہ'، ابن حضرت ولی باخدا مولانا شاہ وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سره العالی۔ ناظم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت مشہور

بسلطان الواعظین صانہا اللہ تعالی عن شر کل حاسد اذا حسد و شر کل مارد و عفریت۔

فتوائے آگرہ

(۲۰۵) الجواب وهو الموفق للصواب اقوال مذکورہ فی السؤال میرے والد بھی نعوذ باللہ کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔ قرآن میں ہے واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہئے اور وہی اسکے مستحق ہیں کہ راضی کئے جائیں۔ انکے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے جو فتوی موسوم بہ حسام الحرمین ہے، مدلل بدلائل شرعیہ ہے۔ اور اس کو جاہل، بے علم، گمراہ، بدمذہب، نہ مانے تو نہ مانے۔ سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ

فتوائے پبی ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجه الكتاب ـ قال صاحب الهداية فى باب التراويح عادة اهل الحرمين الشريفين وتوارهم دليل شرعی فاجماعهما دليل شرعی بالطريق الاولى فالعمل بحسام الحرمين المكرمين واجب قطعاً وايضاً اذا طبع فارسل الى امام اهل السنة والجماعة المرحوم البريلوى فطالعته فوجدته صحيحا مطابقاً للاصول الشرعية فيعمل به من له العقائد الاسلاميه اگر نامِ مبارک حسام الحرمین درمیان نبودے من از کتبِ معتبرہ کفرِ اشخاصے کہ عقیدہائے مزبورہ داشتہ باشند ونیز عدمِ قبول توبۂ ایشاں بلا نقل تحریر کردمے لیکن بخیال ادب حسام الحرمین چیزے نہ نوشتم، عقیدۂ ہمہ اہل السنۃ والجماعۃ بلکہ عقیدۂ ہمہ مؤمناں مسلماناں ہمیں ست کہ در حسام الحرمین مذکور ست۔

العبد خادم الشريعة المحمدية والطريقة القادرية المحمودية الى الله عز شانه شيخ الاسلام ابوالنصر كمال الدين الحاج الخليفة المولوی حمد الله القادری المحمودی۔ خلیفۂ خاص بغداد اشرف البلاد و مہتمم مدرسۂ قادریہ محمودیہ عالیہ۔ ساکن پبی ضلع پشاور

فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بیشک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانتِ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا نہ ماننا اور ان کے بعد دعویٰ نبوت یا رسالت موجب کفر ہے۔ جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتویٰ واجب الاشاعۃ ہے۔ عبدالسلام عُفِیَ عَنہُ۔ مدرس اول مدرسہ شمس العلوم واقع بدایوں

فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ

(۲۰۸) صورتِ مسئولہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا یا سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا حدِ کفر کو پہنچاتا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبدالقادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ

فتوائے سراج گنج بنگال

(۲۰۹) فتاویٰ علمائے کرام ومفتیانِ عظام حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہو کر ملک میں شائع ہو رہے ہیں وہ بیشک حق ہیں۔ اور تمام مسلمانوں پر انکے حکموں کو حق جاننا اور ان فتووں کے مطابق عمل درآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔ مذکورۂ بالا فتاویٰ میں جن لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا گیا ہے۔ فی الواقع وہ لوگ ان اقوالِ کفریہ اور عقائدِ باطلہ وفاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہو گئے۔ اور جو لوگ ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد انکے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر ہیں۔ کیونکہ ان

حقانیت کا انکار کر جائیں تو اس میں کتاب موصوف کا کیا قصور ہے ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ فرمانِ رب جبار وغفور ہے واللہ تعالی اعلم۔

فقیر محمد عبدالعزیز خاں قادری چشتی اشرفی عُفِیَ عَنْہُ ساکن محلہ زیدون فتحپور ہسوہ

(۲۱۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وصواب، ومن خالفہ یستحق سوء العقاب۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی عفااللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

(۲۱۴) اَلْجَوَابُ ھو الحقیق بالقبول ولا ینکرہ الا المرتد الجھول

فقیر احمد یارخاں قادری بدایونی عُفِیَ عَنْہُ

(۲۱۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافہ باطل۔

وانا العبد الفقیر ابو الاسرار محمد عبداللہ المراد آبادی غفرلہ اللہ ذو الایادی

فتوائے ریاست رامپور

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہلسنت ومفتیانِ دین وملت کثرھم اللہ تعالی ونصرھم ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں سخت گستاخیاں کیں اور دعوئے نبوت کیا ایک مولوی (قاسم نانوتوی) نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) کے صفحہ ۳ پر لکھا۔

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی''

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا۔

''بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخرِ زمانی اور سدِ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔''

صفحہ ۴ پر لکھا۔

''سواسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہوجاتا ہے۔''

صفحہ ۱۴ پر لکھا۔

''اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

صفحہ ۲۸ پر لکھا۔

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

معین الحق والملۃ والدین سیدی مرشدی السید حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاریخ وصال ۶؍رجب المرجب کی مناسبت سے حصولِ برکت کیلئے یہ فقیر گدائے خواجہ ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی اپنے بہت سارے کاموں میں چھ کا عدد محبوب اور اپنے معمول میں رکھتا ہے۔ اور اپنے مرشدِ مرشدانِ سلسلہ سلسلۂ عالیہ قادریہ سیدنا مولانا مرشدنا غوث الاغواث حضور غوثِ اعظم الشیخ السید سیدی عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کی مناسبت سے گیارہ کا عدد بھی محبوب رکھتا ہے۔ اس لئے فقیر نے کتاب ''الصوارم الہندیہ'' کی تعدادِ اشاعت چھ ہزار رکھی۔ طبع گیارہ سو کی تعداد میں کرائی۔ نیگیٹیو فلم محفوظ ہے۔ حکمِ شرع کے مطابق انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ بعجلت ممکنہ اغلاط کی اصلاح کرا کر مضمون ''انشراحِ ہدایت'' کے ساتھ گیارہ سو کی تعداد میں مزید طبع کر کے چھ چھ کتاب تمام مشاہیر رجسٹرڈ وغیر رجسٹرڈ کتب خانوں میں اس غرض سے شعبۂ نشر و اشاعت دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کی جانب سے ارسال کروں گا۔ کہ یہ کتاب ''الصوارم الہندیہ'' محققین اہلِ سنت والجماعت اور تحقیق ایمان کرنے والوں کے لئے حال و مستقبلِ قریب وبعید میں سرمایہ کی صورت میں محفوظ رہے۔

(۲۴) اس اشاعتِ جدید میں یہ معروضات مع استفتاء وفتوی انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ ضرور طبع کر رہا ہوں۔

(۲۵) حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کو آنکھ کی تکلیف کے باعث اطباء نے لکھنے پڑھنے سے باز رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ استفتاجات وغیرہ سماعت فرما کر اپنی زبانِ فیض ترجمان سے فتاویٰ وغیرہ کی املا کراتے ہیں۔ فقیر کا یہ استفتاء حضور نے سماعت فرما کر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی محمد افضال صاحب رضوی مدظلہ سے میرے اس استفتا کا جواب حضور تاج الشریعہ نے اپنی زبانِ مبارک سے لکھوایا۔ جسکی صراحت فتویٰ میں موجود ہے۔ سبحان اللہ ''الـــــدولۃ

المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' کے مقرضین کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عادتِ کریمہ ''قَالَ بفمہ و امر برقمہ'' پر عمل فرماتے ہیں۔ اس استفتا میں جو القاب ہیں وہ مستفتی کی طرف سے نہیں بلکہ یہ القاب تو ''اربعین الاشرفی فی تفہیم الحدیث النبوی'' مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت علامہ سید مدنی میاں صاحب کچھوچھوی مطبوعہ ادبی دنیا دہلی ۲۰۰۶ء میں طبع شدہ ہیں۔ استفتا میں جس شرعی توبہ کے علم کا ذکر ہے وہ شرعی توبہ کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' کے صفحہ (۱۸) پر مطبوع ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔

''بقول تمہارے۔۔۔۔۔میرا ماتھا ٹھنکا کہ سیف خالد مجھے کوئی تحریر دئے بغیر مجھ سے رجوع وتوبہ کی تحریر حاصل کرنے کی عجلت کیوں کر رہے ہیں۔ اس مقام پر تم نے یہ نہیں سوچا کہ جب سیف خالد کی زبانی گفتگو ہی سے تم توبہ پر آمادہ ہو گئے اور اپنی غلطی کا احساس کر لیا۔ یہاں تک کہ ٹیلی فون کے ذریعہ خود مجھ کو اپنی اس آمادگی کی خبر بھی دی۔۔۔۔۔۔نیز۔۔۔۔۔۔سیف خالد کو توبہ کی تحریر مرتب کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ اور یہاں تک جو کچھ بھی ہوا وہ حسن عسکری کی موجودگی میں ہوا۔ سیف خالد نے جو کچھ مرتب کیا اس پر تم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ بھی کیا اور یہ طے ہو گیا کہ کسی سنّی رسالے میں اشاعت کے لئے اس کو دے دیا جائے گا۔ سیف خالد کو تم نے اپنا محسن قرار دیتے ہوئے آمد و رفت کے خرچ کے نام پر پانچ سو روپے بھی دئے۔ ان حالات میں اگر سیف خالد نے اپنی تحریر دینا ضروری نہیں سمجھا تو کون سی حیرت کی بات ہے؟ اس کو جس مقصد کے حصول کیلئے خود میں نے بھیجا تھا۔ جب اس کی نظر میں وہ مقصد (یعنی توبہ ورجوع پر آمادہ کرنا) حاصل ہو گیا۔ یہاں تک کہ توبہ نامہ بھی تیار ہو گیا تو اب اس کو اس کام کیلئے کوئی تحریر دینے کی ضرورت ہی کیا تھی؟''

میرے اس استفتا کے تحریری فتوے کی تصدیق میں ۲۳؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۷؍جولائی ۲۰۰۸ء جامعۃ الرضا بریلی شریف میں منعقد ہونے والے آل انڈیا شرعی قاضی

ایک دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) سے استفتاء کیا گیا کہ

"دو شخص کذبِ باری میں گفتگو کرتے تھے۔ ایک کی طرفداری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذب باری کا قائل نہیں ہوں، یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی، ضال ہے یا اہلِ سنت، باوجود قبول کرنے کے وقوعِ کذبِ باری کو۔"

اس دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے فتویٰ دیا

"اگرچہ شخصِ ثالث نے تاویلِ آیات میں خطا کی، مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی، ضال کہنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ وقوع خلفِ وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے۔ خلف وعید خاص ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں۔ اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے۔ لہٰذا وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔ اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو۔ پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی کلمۂ سخت نہ کہنا چاہئے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہِ قوتِ دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کرسکتا۔ اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مأموں کرنا چاہئے۔"

اسی دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے ایک تیسرے مولوی (خلیل احمد انبیٹھی) اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے حرف بحرف کی تصدیق آخرِ کتاب میں چھاپی۔ اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا۔

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے، جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

ایک چوتھے مولوی (اشرف علی تھانوی) نے اپنے ایک رسالہ (حفظ الایمان) کے صفحہ ۸ پر لکھا۔

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید درست ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اسکا التزام کر لے کہ ہاں میں سبکو عالم الغیب کہونگا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی، غیر نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمامِ علومِ غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔"

ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکۂ معظمہ و مفتیانِ عظام مدینۂ طیبہ سے استفتا کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں۔ اور جو شخص ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتاویٰ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر انکا ماننا اور انکے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امید کہ حق ظاہر فرمائیں گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔ بینوا توجروا

راقم سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ‘۔ محلہ بوہرواڑہ۔

پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

(۲۱۶) الجواب واللہ سبحنہٗ وتعالیٰ ھوالموفق للصواب حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں فانھا مشیدۃ بدلائل حلیلۃ جلیۃ من الآیاتِ الظاھرۃ الزاھرۃ القطعیۃ والاحادیث الصحیحۃ الصریحۃ الباھرۃ البھیۃ : لہٰذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانیین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہلسنت وجماعت کا اتباع ان کے اوامر ونواہی کو ماننا ان کے فتووں پر عمل کرنا ضروری فانھم اھل الحق والامر والدین وقد قال اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ فی الکتاب المبین اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ الآیہ۔ والمراد باولی الامر فی الآیۃ العلماء فی اصح الاقوال۔ الخ۔ (رد المختار عن شرح الکنز للعلامۃ البدر العینی) وھم السواد الاعظم وحزب اللہ المکرم وھم اھل السنۃ والجماعۃ وھم ورثۃ الانبیاء فمن اقتفی اثرھم واتبع امرھم فقد نجا واھتدی ومن حاد عنھم فقد تاہ وغوی۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ من کل اعلم وعلمہ احکم۔

الراجی رحمۃ رب النشأتین
کتبہ العبد محمد نور الحسن الرامفوری کان اللہ لہ
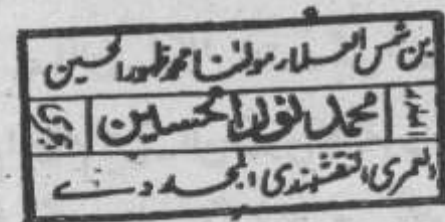
(۲۱۷) المجیب مصیب ان اقوالِ منقولہ کی نسبت علمائے اہلسنت کی طرف سے قاہر تصانیف بحمد اللہ کثیر ہو چکی ہیں۔ جو مؤید ببراھین شرعیہ ہیں مزید سوالات انہیں امور سے کرنا بیکار ہے۔ حسام الحرمین نے جن لوگوں کے عقائد پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتبِ فقہیہ حقہ حنفیہ کا ہے۔ جس کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کیلئے لازم ولابدی ہے ۔پس حسام الحرمین کے احکام حسبِ نقولِ صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔

وللہ درھم۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم
العبد محمد معوان حسین العمری المجددی الرامفوری

مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۸) اَلجَوابُ صَحِیحٌ محمد شجاعت علی عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۹) اَلجَوابُ صَحِیحٌ۔ محمد سراج الحسین عُفِیَ عَنْہُ

(۲۲۰) الجواب حق وصواب۔ العبد عبداللہ البھاری عفاعنہ الباری مدرس مدرسہ ارشاد العلوم۔ یہ اقوال موجبِ کفر ہیں۔العبد محمد عبدالغفار عفی عنہ

(۲۲۱) اَلجَوابُ صَحِیحٌ۔ سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۲) الجواب صحیح والمجیب نجیح ومن انکرہ فھو کافر مرتد فضیح
کتبہ الفقیر محمد عمر القادری الرضوی اللکنوی غفرلہ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول مولانا المولوی محمد ہدایۃ الرسول علیہ رحمۃ الرب ورضوان الرسول۔

فتوائے کان پور

(۲۲۳) ھو الموفق للحق کسی ایک عالمِ حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتویٰ پر عمل کرنا لازم وواجب ہے نہ کہ جمِ غفیر علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحججِ ظاھرہ وبراھینِ باھرہ ہیں۔قال العلامۃ ابن نجیم فی الاشباہ۔ فتویٰ العالم للجاھل بمنزلۃ اجتھاد المجتھد فی وجوب العمل۔ الخ ۔ واللہ سبحنہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم۔ عبدالغنی غفرلہ ربہ الولی ۔
مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ واقع مسجد بکر منڈی قلی بازار کان پور

(۲۲۴) صح الجواب۔ واللہ اعلم بالصواب

الحقیر الفقیر ابوالقاسم محمد حبیب الرحمٰن کان اللہ لہ خادم خانقاہ کشفی کان پور

(۲۲۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ واللہ تعالیٰ اعلم محمد عبدالکریم عفی عنہ

(۲۲۶) ماقال المجیب فھو حق واحق ان یتبع محمد آصف عفی عنہ

(۲۲۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح وجاحدہ فضیح۔

نمقہ العبدالفقیر عبدالغنی العباسی نسباً والحنفی مذھباً والقادری المعینی الاشرفی مشرباً والھزاروی مولداً المدرس فی المدرسۃ دارالعلوم فی کانفور

(۲۲۸) ھذا اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ

نمقہ محمد عبدالرزاق عفا عنہ المدرس بمدرسۃ امدادالعلوم کان پور

(۲۲۹) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح۔

نمقہ ابوالمظفر شاکر حسین غفرلہ فی الدارین

فتوائے جاورہ

مولوی قاسم نانوتوی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبیٹھی ومولوی اشرف علی تھانوی کے جواقوال استفتا میں نقل کئے گئے ہیں، ان پر سابق ازیں بحث وتمحیص ہوکر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ جوانکو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔ رسالۂ حسام الحرمین طلب کرکے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔ المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

(۲۳۰) بیشک ان عباراتِ مذکورہ میں ضرور تکذیب خدائے قدوس جل جلالہ وتوہین رسول علیہ الصلاۃ والسلام اور انکار ضروریاتِ دین ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اور ان کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد محمود زیدی حسینی الوری

(۲۳۱) ھذا اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ ومطابق لمذھب اھل السنۃ والجماعۃ۔ کتبہٗ الفقیر الی اللہ السید محمد میراں الشافعی کان اللہ لہ المدرس بمدرسۃ نجم الاسلام الواقعۃ فی بلدۃ بھیمڑی من مضافات تھانہ۔

(۲۳۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۳) ھذا الجواب حق فقیر شمس الدین احمد جونپوری۔

(۲۳۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مہتمم مدرسۂ اصلاح المسلمین رائے پور۔ سی۔ پی۔

(۲۳۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ حبیب الرحمٰن غفرلہٗ

(۲۳۶) الجواب حق وصواب سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی الحال وارد، دارالخیر اجمیر

تصدیقات برہمین فتویٰ حاصل

از علمائے کرام واردین بمبئی بماہ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

(۲۳۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد عبداللطیف اجمیری

(۲۳۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ عبدالمجید القادری الانولوی

(۲۳۹) من اجاب فقد اصاب محمد زاہد القادری (دریا گنج دہلی)

(۲۴۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد احمد دہلوی

(۲۴۱) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ صوفی ظہور محمد سہارنپوری

(۲۴۲) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ والمجیب نجیح.

محمد عارف حسین قریشی علیگڑھی۔

حضرت والا مرتبت، عالی منزلت، گل گلزار جیلانی، گلبن خیابانِ سمنانی
مولانا سید شاہ ابواحمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ
کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالی۔ فقیر سید ابواحمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی۔ بعد دعائے درویشانہ، وسلام خوب کیشانہ، دعا نگار ہے۔ تمہارا کارڈ جوابی آیا۔ خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جداعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانیہ تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا۔ میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔ اور فرقۂ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالمِ اہلسنت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہر گز جائز نہیں ہے۔ اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسانِ حال کو سلام ودعا کہنا۔ ۲۱ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

دوسرا مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابواحمد المدعو علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبانِ خاندانِ اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر اُن سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلافِ ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کرلو۔ اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطۂ خصوصیت ہے۔ یعنی حضرت مولانا سید شاہ آلِ رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی،

ہے۔ مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔ بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورتِ نفاق پیدا ہو۔ اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان و محبان کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا پہنچے۔

عبدہ الفقیر السید ابواحمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

فتوائے تنگل ضلع حصار

(۲۴۳) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔ فقیر ابوالفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ عنہ
ساکن منگل ضلع حصار ڈاک خانہ رتیا

فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ

(۲۴۴) بے شک فتاوی حسام الحرمین الکریمین نہایت حق وصحیح وقابلِ قبولِ مسلمانان ہے فقط۔

خادم الطلبا قاسم میاں رضوی عفی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاواڑ

فتوائے جونا گڈھ کاٹھیاواڑ

(۲۴۵) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا یہ کتاب جمیع اہلسنت وجماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیرِ تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے۔ خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقہ میں اسکے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

احقر العباد، خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عفی عنہ خطیب جونا گڈھ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ
کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح ومعتبر ہے۔

احقر محمد عبدالشکور گیسودرازسنی حنفی قادری اویسی
ساکن دھوراجی عفاالله عنہ نزیل جونا گڈھ کاٹھیاواڑ

فتوائے جلال پور جٹان پنجاب

(۲۴۶) حقیقتِ امر یہ ہے کہ جماعتِ وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذاللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا۔ کسی نے حضور کا تصور گاؤ خر سے بدتر سمجھا۔ کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا۔ کسی نے صبی ومجنوں وبہائم کا ہمسر ٹھہرایا۔ لیکن یادرکھنا چاہئے کہ کتنے دشمنانِ خدا ورسول غارت وتباہ خسر الدنیا و الآخرہ ہوگئے اور جو ہیں ان کا حشر بھی وہی ہونا ہے۔ ان شانئك هو الابتر اے لوگوں آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا اور سول کو منہ دکھانا ہے۔ خداوندِ عالم نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ وتعزروہ وتوقروہ اس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو۔ کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ ان تحبط اعمالکم ہرگز نہیں جبکہ ادنیٰ رفعِ صوت وہ بھی بقصدِ اہانت نہیں موجبِ ہبطِ اعمال ہو تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی ودریدہ دہنی کرے وہ کیونکر اس وعید سے بری ہوسکتا ہے۔ جن اشیا کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے۔ ان کی توہین موجب کفر ہے۔ لو قال محمد درویشک بود او قال جامۂ پیغمبر ریمناک بود۔ او قال۔ قد کان طویل الظُفرِ اذ قال علی وجه الاهانة کفر (ہدایہ ،عالمگیری) پس جو شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلماتِ گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اسی کو اپنا دین وایمان سمجھے وہ کب مؤمن رہ سکتا ہے۔ کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شانِ والا میں زبان درازی کرے۔ دیکھو عاص بن وائل جس کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلداری فرمائی اور اس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا اور اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ ابتر استعمال کیا تھا اب کے ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات سرزد ہو رہے

ہیں۔ کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہیں۔ نہیں۔ اس سے بدرجہا بڑھ کر۔ پھر باوجود ان کفریات کے یہ مؤمن ہی رہے۔ استغفر اللہ! یہ لوگ قہرِ الٰہی کے مستحق وسزاوار ہیں۔ اگر جناب رحمۃ للعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عتابِ الٰہی ہوتا۔ یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہ یہاں مصوَن ومحفوظ ہیں۔ مگر آخرت میں ان شانئك هو الابتر کے زمرے میں ہونگے۔ درمختار میں ہے ''الکافر بسبّ نبی من الانبیاء لاتقبل توبته مطلقا ومن شك فی عذابه و کفره کفر'' جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ اس کی توبہ بھی قبول نہیں اور جو شخص اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاویٰ مع مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حرمین طیبین سے بڑھ کر کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا۔ لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' منگا کر دیکھیں جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کوئی شہر، کوئی محلہ، کوئی مکان اہلسنت وجماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے۔ یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیز حربہ کا کام دیگی۔

فقیر پر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلال عفی عنه

فتوائے عالیجناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی

سند یافتۂ مدرسۂ دیوبند وسابق مفتی سورتی مسجد رنگون

کیا فرماتے ہیں علمائے دینِ مبین ومفتیانِ شرعِ متین ان مسائل میں کہ

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' کے صفحہ ۸ پر لکھا۔

''آپ کی ذات مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے

لئے بھی حاصل ہے"۔ ملاحظہ ہو علم غیب کی دو قسمیں کیں علم کل اور علم بعض علم کل کا انکار کیا اور علم بعض کو جانوروں پاگلوں کے علم کی طرح بتایا والعیاذ باللہ تعالیٰ اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی ہے یا نہیں۔ اور شریعت مطہرہ کی رو سے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں یا مسلمان بینوا توجروا؟

(۲) رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا کہ ایک شخص خواب میں لا الـٰـہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ جاگتا ہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھتا ہے اور بیکار عذر یہ کرتا ہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ اور دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی

(۵) جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں بینوا توجروا

المستفتی۔ بوہرہ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ از مقام پادرہ ریاست بڑودہ

الجواب ھو الموفق للصواب، الحمد لولیہ و الصلاۃ و السلام علی نبیہ ورسولہ وحبیبہ ۔اما بعد

(۱) حضور سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، علیہ افضل الصلوات واتم التسلیمات کا علم شریف وہ بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار ہے، جس کی کوئی حد و غایت نہیں۔ آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا حدیث مقدس علمت علم الاولین و الاخرین (او کما قال) اس

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیدا کنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر وجہالت اور کھلی حماقت ونادانی ہے۔اور نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سخت توہین ہے۔اور آپ کی شان اقدس میں ایک شمہ برابر گستاخی کرنے والا قطعاً مرتد ہے اللہم احفظنا

(۲) حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں۔خواہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ۔ہاں تبعاً جائز ہے چنانچہ تفسیر احمدی میں آیۂ کریمہ ان اللہ وملئکتہ الآیہ کے تحت میں مرقوم ہے۔ثم انهم ذكروا ان الصلاة على غيره واله بطريق التبعية جائز وبالاستقلال مكروه تشبه بالروافض پس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد میں قصد واختیار کے ساتھ ہوش وحواس کے درست ہوتے ہوئے عمداً کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کر رہا ہے اور پھر اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا۔یقینی کفر وارتداد ہے

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ثابت ماننا اور حضور پرنور علیہ افضل الصلاۃ والسلام کا علم اس سے کمتر بتانا کما حررہ سائل یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین اور ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولوالعزم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچتے کمافی قصيدة البردة والله دره حيث قال

فاق النبيين في خلق وفي خلق
ولم يدانوه في علم ولا كرم
وكلهم من رسول الله ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم

من نقطة العلم اومن شكلة الحكم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں دوسرے نبی کے وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلاشک نصوصِ قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر وارتداد ہے۔آیۂ کریمہ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين اس کے لئے دلیلِ قاطع وبرہانِ ساطع ہے۔تفسیر احمدی میں ہے هذه الآية تدل على ختم النبوة على نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صریحاً دوسری جگہ ہے وخاتم النبيين اى لم يبعث بعده نبى قط واذا نزل عيسىٰ فقد يعمل بشريعته ويكون خليفة له ولم يحكم بشطر من شريعة نفسه وان كان نبيا قبله

(۵) سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واتم التسلیمات کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی کرنے والا اور شمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر ومرتد ہے۔اور جو شخص ایسے گستاخ شخص کو اس کے اقوالِ کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔کتبِ عقائد میں صاف وصریح مرقوم ومسطور ہے۔من شك فى كفره وعذابه فقد كفر۔ اللهم ارزقنا خير الدارين واسألك اللهم حبك وحب حبيبك صلى الله عليه وسلم۔ اللهم ارزقنا زيارة حرمك وحرمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قبل ان تمتنا وتوفنا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا نادمين ولا مفتونين۔ امين۔ يارب العالمين۔

كتبه العبد الفقير الى ربه الغنى محمد صديق البرودى غفر الله له ولوالديه ولمشايخه اجمعين۔

(۲۴۷) الجواب صواب والمجیب مصيب

الراقم احمد سید خالد شامی عفی عنہ

(۲۴۸) هذاهو الحق عندى۔

احقر الزماں محمد عبداللہ بڑودی غفرلہ الرحمن القوی

فتوائے دیگراز بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یا نہیں اور مسلمانوں کواس کے احکام کا ماننا اوران پرعمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ بینواتوجروا۔

المستفتی۔ بوہرہ سیٹھ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ از پادرہ ضلع بڑودہ

الجواب

(۲۴۹) الحمد لله رب المشرقين والمغربين، الذي سل حسام الحرمين على منحر الكفر والمين، وافضل الصلاة واكمل السلام في النشأتين، على حبيبه المزين بكل زين، والمنزه من كل عيب وشين، سيدالكونين، وجدالحسنين، نبي القبلتين، وسيلتنا الى الله تعالىٰ في الدارين، سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين في الملوين، امين يا خالق الكونين۔

امابعد! کتاب برکت مآب، کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست وصحیح، بجا اور حق واجب العمل، واجب الاعتقاد، واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین شریف کھرے کھوٹے سچ جھوٹے کو پرکھنے کے لئے سچی کسوٹی اور صحیح معیار ہے۔ اگر اس کے تمام احکام کو بکشادہ پیشانی حق مان کران کے حضور سرتسلیم خم کردے معلوم ہوجائے گا کہ سچا سنی مسلمان ایماندار ہے۔ اور اگر جان بوجھ کرانکار کیا تو کھل جائے گا کہ گمراہ، بدمذہب، مکار ہے۔ حسام الحرمین ایماں وسنت کا ایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو، جس کی بہار چمن طیبہ کی بہار ہے حسام الحرمین جلوۂ باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله العذاب کا آئینہ دار ہے کہ اہلسنت کے لئے نمونۂ جنات تجري من تحتها الانهار ہے اور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہر پروردگار ہے۔ دینداروں کے لئے نور، بے دینوں کے لئے نار ہے۔ مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔ حسام الحرمین دین وسنت کی سپر اور دشمنان دین کے سروں پر شمشیر برق بار ہے۔ پاک خدا کے پاک گھر کعبۂ معظمہ کی برہنہ تلوار ہے

۔ پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینۂ طیبہ کی تیغ آبدار ہے۔ محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینۂ منورہ کا نیزۂ کافرشکار ہے الٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکۂ معظمہ کا خنجر خونخوار ہے کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا وار پر وار ہے۔ بے دینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے۔ حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے کہ خداورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین وگستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے۔ جسکا ہر وار وار سے پار ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے۔ حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان، میدانِ حمایتِ اسلام کا یکہ تاز شہسوار ہے۔ جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا، مفتیانِ عظام کے سروں کا تاج، امتِ مصطفیٰ کا پاسبان، حامیانِ ملت کا سردار ہے۔ جس کی بلندیِ جلالت ورفعتِ وجاہت علمائے حرمین کے فرمان شهد له علماء البلدِ الحرامِ انه السيد الفردُ الامامُ سے روشن وآشکار ہے۔ جو دینِ پاک کا مجدد، ملتِ طاہرہ کا مؤید، علمائے اہلسنت کا امام اور پیشوائے نامدار ہے۔ سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ کرنے والا دشمنان مذہب اہلسنت کو خاک وخون میں لٹانے والا کفر وشرک کو مٹانے والا حمایت شریعت وطریقت کا علمبردار ہے۔ اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام یا مجاور آستانۂ سرکار ابد قرار ہے جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے وہ کافر مرتد عذابِ نار کا سزاوار ہے۔ مستحق غضب جبار ہے لائقِ لعنتِ حضرتِ کردگار ہے۔ موردِ قہرِ قہار ہے۔ اور اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت وجلالت ووجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا اور یہ ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وگستاخی کرنے والا کافر ہے اسی طرح جو شخص اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔ بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق وصحیح ہیں اور ان کو ماننے والے، ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے سچے پکے سنی مسلمان سعید وصحیح ہیں اور بیشک قادیانی نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی اپنے ان کفریاتِ واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعباراتہا منقول ہیں جن میں

کوئی ایسی تاویل وتوجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر وارتداد سے بچا سکے قطعاً یقیناً کافر مرتد لائق تذلیل وتوہین وواجب التفضیح ہیں۔اور بیشک جولوگ ان کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں......یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام داخل کفر قبیح ہیں۔اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اوران پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ھذا ما اقول وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و باللہ التوفیق وعلیہ الاعتماد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ الفقیر ابو الفتح عبید الرضا

کتبہ محمد المدعو بحشمت علی القادری الرضوی اللکنوی غفرلہ ولابویہ واخویہ وجمیع اھل السنۃ والجماعۃ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔
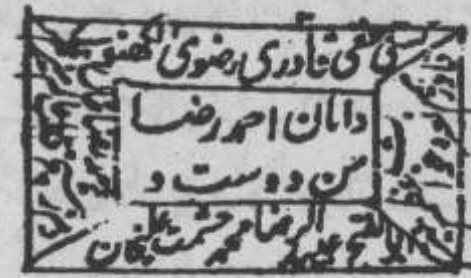
فتوائے علمائے سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہلسنّت ومفتیان دین وملت کثر اللہ تعالیٰ امداد ھم و کسر اضداد ھم دریں مسائل کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کرد وحضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام راسخت ناپاک دشنامہا داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتا کردہ شد کہ:

"دو شخص در کذب باری گفتگوے کردند برائے طرفداری یکے شخصِ ثالث گفت کہ من کے گفتہ ام کہ من قائلِ وقوعِ کذبِ باری نیستم۔ایں قائل مسلمان ست یا کافر، بدعتی ضال ست یا منجملۂ اہلسنّت باوجودیکہ قبول کرد وقوعِ کذب باری را"

مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ داد کہ

"اگرچہ شخصِ ثالث در تاویلِ آیات خطا کرد۔مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت۔زیرا کہ وقوعِ خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند۔خلف وعیدِ خاص ست وکذب عام ست۔زیرا کہ قول خلافِ واقع را کذب میگویند پس آن قول خلافِ واقع گاہے وعید می باشد گاہے وعدہ گاہے خبر، وایں ہمہ انواعِ کذب ست ووجودِ نوع وجودِ جنس را مستلزم ست۔لہٰذا معنۂ وقوعِ کذب (از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد۔پس بناءً علیہ ایں ثالث راہیچ کلمۂ سخت نباید گفت کہ دریں تکفیرِ علمائے سلف لازم می آید۔حنفی را بر شافعی وشافعی را بر حنفی بوجہِ قوت دلیل خود طعن وتضلیل کردن نمی رسد۔ایں ثالث را از تضلیل وتفسیق مامون باید کرد۔"

مولوی قاسم نانوتوی در کتابِ خود مسمّٰی بہ "تحذیر الناس" بر صفحۂ سوم نوشت

"درخیال عوام خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانۂ آنحضرت بعد زمانہ انبیاءِ پیشین ست وآنحضرت آخر الانبیاء ہست۔مگر بر اہلِ فہم روشن باشد کہ در تقدم یا تاخرِ زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست۔پس در مقامِ مدح ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد۔آرے اگر ایں وصف را از اوصافِ مدح نشمارند وایں مقام را مقامِ مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست میتواند بود۔مگر من میدانم کہ کسے را از اہلِ اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود۔"

وبرہمیں صفحہ نوشت

"بلکہ بنائے خاتمیت برامرِ دیگرست کہ ازاں تاخرِ زمانی وسدِ بابِ مذکور خود بخود لازم می آید وفضیلت نبوی دو بالا می شود۔ تفصیلِ ایں اجمال آنست کہ قصہٴ موصوف بالعرض بر موصوف بالذات ختم میگردد چنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات میشود۔ وصفِ موصوف بالذات از دیگرے مکتسب ومستعار نمی شود"

وبرصفحہ چہارم نوشت

"بہمیں طور خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را تصور فرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت بالذات ہستند وسوائے ایشاں دیگر انبیاء موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ نبوتِ دیگر انبیاء فیض آنحضرت است مگر نبوت آنحضرت فیض دیگرے نیست (بہمیں معنے) بر آنحضرت سلسلہ نبوت مختتم میشود"

وبرصفحہ چہاردہم نوشت

"اگر اختتامِ نبوت بایں معنے تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدنِ آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گزشتہ خاص نباشد بلکہ اگر بالفرض در زمانہٴ آنحضرت ہم نبی دیگر بمقام دیگر شود دراں حال ہم خاتمیتِ آنحضرت بحال خود باقی میماند"

وبرصفحہ بست وہشتم نوشت

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ہم نبی دیگر پیدا شود۔ دریں صورت ہم در خاتمیتِ محمدیہ ہیچ فرقے وخللے نخواہد افتاد"

مولوی خلیل احمد انبیٹھی کتابے بنامِ براہین قاطعہ نوشت و اُستاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرفِ ایں کتاب را تصدیق نگاشت۔ دریں کتاب برصفحہ پنجاہ ویکم می نویسد

"الحاصل غور می باید کرد کہ حال شیطان وملک الموت را دیدہ علم محیط زمین را برائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ

ثابت کردن اگر شرک نیست پس کدامے حصہٴ ایماں است۔ برائے شیطان ایں وسعتِ علم بنص ثابت شد بر وسعتِ علم فخر عالم کدام نص قطعی ہست کہ باآں ہمہ نصوص را رد کردہ یک شرک ثابت میکند۔"

مولوی اشرف علی تھانوی در کتاب خود مسمیٰ بہ حفظ الایمان برصفحہ ہشتم نوشت

"برائے ذاتِ مقدسہ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امرِ دریافت طلب اینست کہ مراد ازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہستند پس دریں علمِ غیب تخصیصِ حضور چیست۔ مثل ایں علم غیب برائے زید وعمر بلکہ برائے ہر صبی ومجنوں بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم نیز حاصل ست زیرا کہ ہر کسے را امرے معلوم باشد کہ از دیگرے مخفی ست پس باید کہ ہمہ را عالم الغیب گفتہ شود پس اگر زید التزام بکند کہ آرے من ہمہ را عالم الغیب خواہم گفت پس علمِ غیب را منجملہ کمالاتِ نبویہ چرا شمردہ می شود۔ وصفے کہ دراں خصوصیت مؤمن بلکہ خصوصیت انسان ہم نباشد اواز کمالاتِ نبوت چگونہ تواند شد۔ واگر التزام کردہ نشود پس درمیان نبی وغیر نبی وجہ فرق بیان کردن ضرورست واگر تمام علوم غیب مراد ہستند بایں طور کہ فردے از افراد علمِ غیب خارج از علم نبوی نماند پس بطلان ایں امر بدلیل نقلی وعقلی ثابت ست۔"

اکنوں علمائے ربانیین وفضلائے حقانیین براہِ ہمدردیِ اسلام ومسلمین بلا خوف لومۃ لائم اظہار حق فرمایند کہ آیا از مذکورین۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کافر مرتد ست یانے بینوا توجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وقوع کذب باری را درست گفت مرتکبِ تکذیبِ خدائے قدوس وسبوح جل جلالہٗ ہست یانے۔ بینوا توجروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی کہ معنے ختم نبوت را تحریف کرد وخاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء را غلط وخیال عوام گفت ومعنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخت پیدا شدن نبی جدید بعد زمانہ نبوی ہم تجویز کرد، آیا منکر مسئلہ ضروریہٴ دینیہٴ ختم نبوت ہست یانے۔ بینوا توجروا۔

کونسل بورڈ کے سالانہ شرعی سیمینار کے آخری دن کے موقع پر نائب قاضی القضاۃ شرعی، وارثِ علوم صدر الشریعہ علیہ الرحمہ، حضرت علامہ ضیاء المصطفی صاحب المعروف محدثِ کبیر مدظلہ الاقدس نے میرا یہ استفتاء جو مع منسلکات ملاحظہ فرما چکے تھے۔ کتاب "الصوارم الہندیہ" میں سید جیلانی میاں صاحب کچھوچھوی کی تصدیق شائع کرنے پر حضرت مولانا محمد یونس صاحب نائب صدر المدرسین جامعۃ الرضا اور حضرت مولانا معین الدین صاحب مدرس جامعۃ الرضا اور بہت سے علماء وطلباء کی موجودگی میں تقریری مسئلہ بتا کر مجھ مستفتی کو جیلانی میاں صاحب کچھوچھوی کی تصدیق کتاب "الصوارم الہندیہ" میں شائع کرنے پر عند الشرع بری فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

مگر شرعی سیمینار کی مصروفیات کے باعث تحریری فتویٰ عطا فرمانے کا موقع نہ تھا۔ ساتھ ساتھ حضرت ہی کے والدِ ماجد صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ المجید کے اہتمام سے ۱۳۳۴ھ میں چھپی ہوئی کتاب "سد الفرار علی صید الفرار" مصنف حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کو جدید طرزِ کتابت وطباعت کے ساتھ دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کے شعبۂ نشر و اشاعت سے طبعِ نو کی اجازت، دعا وکلماتِ تبریک کے ساتھ مرحمت فرمائی۔ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ شعبۂ نشر واشاعت دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کتابِ مذکور کو جلد شائع کرے گا۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پارہ ۶ سورۂ مائدہ)

ترجمہ: نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

سائل دعا

ارشاد احمد مغربی رضوی

تاریخ طبع: 17 رمضان المبارک، 1429

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)۔ راقم الحروف ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی مہتمم حال دار الخیر اجمیر معلی نے خالص جذبۂ سنیت کے تحت "الصوارم الہندیہ" کو جو حسام الحرمین پر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ کی تصدیقات جدیدہ کا حسین مجموعہ ہے۔ ایک سال قبل ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں اجمیر معلی سے جدید کمپوزنگ اور طباعت کے ساتھ شائع کیا جس میں چند موجود علمائے اہلسنت اور مشائخ کرام کی تصدیقات کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

ان تصدیقات میں مولانا سید جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق بھی شامل ہے جن کے متعلق ان کے عم محترم ملقب بہ محدث دوراں غوث زماں مفتی سواد اعظم تاجدار اہلسنت امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی کی جانب سے فتویٰ شائع ہوا ہے۔

جس وقت میں نے مولانا جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق حاصل کی تھی اس وقت بھی مجھے یہ علم تھا کہ ان پر حضرت مدنی میاں کی جانب سے حکم کفر عائد ہوا ہے کیونکہ اس وقت "صحیفۂ ہدایت" نامی کتاب مطبوعہ مئی ۲۰۰۶ء ناشر سید محمد قاسم اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی منظر عام پر آ چکی تھی جس میں جیلانی میاں پر حکم کفر کے ساتھ ہی مجھے ان کی توبہ کا بھی علم ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے الصوارم الہندیہ میں جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق شائع کر دی۔

اب میں علمائے ذوی الاحترام بالخصوص تاج الشریعہ فقیہ اسلام وارث علوم امام احمد رضا حضور ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی خدمت میں بصد ادب و احترام عرض گزار ہوں کہ جس شخص پر ایک مشہور و معروف عالم اور شیخ طریقت کی جانب سے حکم کفر نافذ ہوا اس کی تصدیق کو الصوارم الہندیہ میں شائع کرنے کی وجہ سے مجھ پر کیا حکم شرع نافذ ہوتا ہے؟

(۲) کمپوزنگ کی غلطی سے الصوارم الہندیہ میں بعض مقامات پر فحش غلطی شائع ہو گئی ہے مگر وہ سب میرے عدم علم اور کمپوزر کی غلطی سے ہوا اس طرح کی غلطی کی بابت بحیثیت ناشر میرے لئے کیا حکم ہے۔

المستفتی

گدائے خواجہ سگِ بارگاہ رضویت

ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی

مہتمم حال دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی

امام باڑہ روڈ، محلہ شورگران، دار الخیر اجمیر شریف، راجستھان۔ 305001

فون: 0145-2623012، موبائل: 09414355399

نوٹ: گدائے خواجہ ارشاد احمد آپ مفتیان اہلسنت والجماعت دام ظلہم کی خدمت میں فریقین اور ان کے حامیوں کی جانب سے مطبوعہ یا غیر مطبوعہ مضامین وکتب کی اصل یا زیروکس حتی الامکان اسی استفتاء کے ساتھ منسلک ہیں۔ فقط والسلام

آج بتاریخ ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۴۲۹ھ مطابق ۵ جولائی ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ کتب استفتاء مع جملہ منسلکات حضرت مولانا حافظ وقاری ارشاد احمد صاحب نے مجھ کو عنایت کیا اور میں نے مرکزی دار الافتاء میں اس کو وصول کیا

مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

(۴) مولوی خلیل احمد انبیٹھی کہ علم محیط زمین رابرائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم رابرائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان رازائد از علم نبوی گفتِ یانے۔ وانبیٹھی مذکور توہین وتنقیص کنندہ حضور سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یانے بینوا توجروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کہ علم غیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راشل علم غیب جانوراں وچارپایگاں وبچگاں ومجنونان گفت آیا اہانت استخفاف کنندۂ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یانے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولا بویہ ربہ القوی مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۵۵) الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

جواب سوال اول۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعویٔ نبوت ورسالتِ خود کردہ است چنانکہ از کتبِ مصنفۂ اوظاہر ست ہیچ کس رااز اہل اسلام درالحادوزندقہ اواختلاف نیست۔

مرزا غلام احمد قادیانی درصفحہ (۱۱) از کتابِ خود "دافع البلا" اعلان می کند کہ سچا "خداوہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

ودر صفحہ دہم میگوید۔

"بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔"

ودر صفحہ۲۱۷ گوید۔

"اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔"

ودر صفحہ۲و۳ کتاب "تریاق القلوب" میگوید کہ

منم مسیح بہ بانگِ بلند میگویم
منم خلیفۂ شاہی کہ بر سما باشد
منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ودر کتاب تتمہ "حقیقۃ الوحی" صفحہ۴۹۷ میگوید۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

ودر حاشیہ مطلب ایں شعر مے نویسد کہ

"اکثر ناداں اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسیہ کے مسیح سے افضل ہے۔"

ازیں عبارات مرزا قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خود را نہ فقط نبی ورسول میگوید بلکہ از انبیا علیہ السلام خود را افضل واعلیٰ می داند وتوہینِ انبیا علیہم السلام برملا کردہ ضروریاتِ دین را صریح تکذیب می نماید وصاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ اگر کسے گفت کہ من رسولِ خدا ہستم یا ایں لفظ گفت کہ من پیغمبرم کافر می شود واگر کسے از و معجزہ طلب کرد، آں ہم کافرست۔ چرا کہ دعویٰ اورا محتملِ صدق دانست واگر بغرض عاجز کردن اومی گوید پس کفر نیست۔ ولفظہ ھکذا قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ولوانہ حین قال ھذہ المقالۃ طلب غیرہ منہ المعجزہ قبل یکفر۔ والمتأخرون من المشایخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ وافضاحہ لا یکفر۔ انتہی۔ وایں مضمون درفتاویٰ ہندیہ وجامع الفصولین ہم مذکورست ودر اشباہ ونظائر در آخر باب ردّہ می نویسد کہ اذالم یعرف ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ انتہی۔ یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخرین انبیا نمی داند کافرست چرا کہ ایں عقیدہ از ضروریاتِ دین ست ودر شفائے قاضی عیاض تصریح فرمودہ است کہ وکذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء۔ انتہی۔ وعلامہ

قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۱۷۵ می فرماید النبی افضل من
الولی وھو امر مقطوع به والقائل بخلافه کافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة
۔انتھی۔ ھذا ماظھر لی فی ھذا الباب۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

جواب سوال دوم۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سرگروہ علمائے دیوبند در فتوئ مذکورۂ خود علی
الاعلان گفت کہ معنی وقوع کذب باری تعالی درست شد اگر چہ در ضمن فردے باشد بنا بر ایں
عقیدہ برصدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام وایمان ست۔ چرا کہ اگر در کدام یک
سخنے کاذب بودن باری تعالی ظاہر شد پس بر دیگر اقوالش چگونہ اعتماد ویقین خواہد شد۔ تعالی
الله عما یقولون علوا کبیرا۔ مطلب ایں ست کہ از روئے ایں عقیدۂ فاسدہ نہ اسلام
باقی می ماند، نہ اصول وفروع آں۔ نعوذ بالله من ھذه العقیدة الشنیعة۔ چرا کہ بسبب
وقوع کذب باری تعالی از ہمہ ضروریات دین دست شستہ شد، نہ بر خدائے تعالی ایمان ماند،
نہ بر قرآں، نہ بر رسالت رُسُل، نہ بر ملائکہ، نہ بر قیامت وحشر ونشر وعذاب وثواب، بلکہ ہیچ
چیز درست نماند۔ وقدروا الله تعالی علی ھذه العقیدة الفاسدة حیث قال جل شانه
وعز برھانه۔ وقد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدیّ وایضا قال عز من
قائل ولن یخلف الله وعده وعیده کماذکره الشامی فی ردالمحتار وایضا قال
الله تعالی ومن اظلم ممن افتری علی الله کذبا اولئك یعرضون علی ربھم
ویقول الاشھاد ھؤلا الذین کذبوا علٰی ربھم الا لعنة الله علی الظالمین۔ یعنی
کیست ظالم تر از آں شخصے کہ تہمت کذب بر خدائے تعالی می بندد۔ ایں کساں در حضور رب
خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہاں خواہند گفت کہ ایں آں کساں اند کہ بر رب خویش کذب
بستند۔ خبردار شوید بر ظالماں لعنت خداست۔ قال الرازی فی التفسیر الکبیر۔ قال
المحققون اذا ثبت ان من افتری علی الله وکذب فی تحریم مباح استحق ھذا
الوعید الشدید فمن افتری علی الله الکذب فی مسائل التوحید ومعرفة الذات
والصفات والنبوة والملئکة ومباحث المعاد کان وعیده اشد واشق۔ انتھی۔
وظاہر ست کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در فتوائے خود مذکورۂ بالا نصوص قطعیہ را غیر
صادق و بے اعتبار ساخت، تکذیب آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام

خلق الله کشادہ است، چرا کہ در جواب خود تصریح نمود کہ قائل وقوع کذب باری تعالی را
کافر یا فاسق ضال نباید گفت۔ حالانکہ از عقائد ضروریۂ اہل اسلام ایست کہ حق تعالی را از
شائبۂ جمیع نقائص منزہ و برتر یقین کردن باید۔ کماصرح به فی العقائد العضدیة حیث
قال وھو تعالی منزه عن جمیع النقائص کما سبق من اجماع العقلاء علی
ذالك۔ انتھی۔ وکسے کہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالی را از عیوب ونقصائص منزہ نگوید
آنکس بلا اشتباہ مبتدع وضال ست واز اہل سنت وجماعت خارج ست۔ چنانچہ در فتاوی
عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵۸ تصریح کردہ است حیث قال یکفر اذا وصف الله
تعالی بمالا یلیق به او نسبه الی الجھل او العجز والنقص۔ انتھی۔ ودر جامع
الفصولین مطبوع مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ وفتاوی بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصری نویسد کہ
لو وصف الله تعالی بمالا یلیق به کفر۔ انتھی۔ ودریں شک نیست کہ از جملہ عیوب
ونقائص کذب ہم یک شنیع وقبیح تر نقص است کماصرح به فی تفسیر مدارك التنزیل
تحت ایة "من اصدق من الله حدیثا" ای لا احد اصدق منه فی اخباره ووعده
ووعیده لاستحالة الکذب علیه تعالی بقبحه، لکونه اخبارا عن الشی بخلاف
ماھو علیه۔ انتھی۔ وہمچنیں علامہ قاضی بیضاوی در تفسیر خود زیر آیت مذکورہ می فرماید
انکار لان یکون احد اکثر صدقا منه فانه لا یتطرق الکذب الی خبره بوجه لانه
نقص وھو علی الله تعالی محال۔ انتھی۔ وایضا قال فی تفسیر الخازن تحت
الایة المذکورة یعنی لا احد اصدق من الله فانه لا یخلف المیعاد ولا یجوز علیه
الکذب۔ انتھی۔ ازیں عبارات تفاسیر معتبرۂ اہل السنة والجماعة مبرہن گشت کہ حق تعالی از
شائبۂ نقص وکذب منزہ و برتر ست۔ وکذب از حق تعالی ممتنع ومحال ست وکسے کہ نسبت
کذب بہ او تعالی می دہد ملحد صریح وزندیق قبیح ست۔ قبل ازیں در بعض رسائل علمائے دیوبند
ایں عقیدۂ امکان کذب باری تعالی بمطالعہ رسیدہ بود۔ مگر از تقیہ ایں قول فاسد اعنی وقوع
کذب باری تعالی را انکاری کردند۔ اکنوں معلوم شد کہ امام طائفۂ علمائے دیوبند مولوی
رشید احمد صاحب گنگوہی قائل وقوع کذب باری تعالی را بزور در دائرۂ اہل سنت داخل کردہ
در تنقیص شان الوہیت سعی بیجا نمودہ، واز عقیدۂ امکان کذب او تعالی قدم افزودہ، تائید وقوع

کذبِ باری تعالیٰ ہم می نماید۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا
کذبا۔ چونکہ اہلِ ہوا در مسئلۂ امکانِ کذب عوام را فریب دادہ بر ایمانِ خلق اللہ دست دراز
می کنند۔ لہٰذا ضروری شد کہ بطریقِ اختصار ردِّ دلائل واہیۂ اہلِ توہب نمودہ، فریب بازیِ
ایں قوم ظاہر کردہ شود۔ و باید دانست کہ وہابیاں ہمیشہ عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ پیش
کردہ مردماں را ایں فریب می دہند کہ در مسئلۂ خلف الوعید علمائے اشاعرہ کہ سلفِ
اہلسنّت اند اختلاف می دارند۔ وخلف وعید یک شاخ امکان کذب ست چرا کہ وعید ہم یک
خبر ست پس خلاف آں کذب خواہد شد۔ حالانکہ ایں صریح فریب بازیِ اہلِ مذاہب باطلہ
است کہ خلافِ حق را با حق آمیختہ دام تزویر می نہند۔ اکابرِ اہلِ سنت در تصانیفِ خویش ایں
حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانیکہ خلف الوعید را قائل اند آنہا میگویند کہ خلف
وعید چیز دیگر ست وکذب چیز دیگر کہ بیک دیگر ہیچ تعلق ندارند۔ چرا کہ وعید انشائے تخویف
ست یعنی پیدا کردن خوف وظاہر ست کہ صدق وکذب بخبر تعلق میدارند نہ بہ انشاء۔ لہٰذا
خلفِ وعید در کذب داخل نخواہد شد۔ باقی خلف وعد کذب ست کہ بر خلافِ واقع خبر دادن را
میگویند واز یں سبب گفتہ اند کہ خلف الوعید از خدا تعالیٰ فضل وکرم ست وخلف الوعد از حق
تعالیٰ محال ونقص ست۔ کما صرح بہ فی مسلم الثبوت وشرحہ فواتح الرحموت
لمولانا بحر العلوم اللکنوی۔ ونص العبارۃ ھکذا۔ الخلف فی الوعید جائز فان
اھل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا، دون الوعد فان الخلف فیہ نقص
مستحیل علیہ سبحانہٗ وتعالیٰ ورد بان ایعاد اللہ تعالیٰ خبر فھو صادق قطعا
لاستحالۃ الکذب ھناك واعتذر بان کونہ خبرا ممنوع بل ھو انشاء للتخویف
فلا بأس فی الخلف۔ انتھی۔ از یں عبارت چوں روز روشن ظاہر شد کہ کسانیکہ قائلِ
خلف الوعید اند او شان از یں خلف الوعید معنی کذب وخلافِ وعدہ ہر گز نمی گیرند۔ بلکہ کذب را
نقص ومحال گفتہ حق تعالیٰ را منزہ ومبرّا از کذب یقین می کنند نہ مثل وہابیاں خذلھم اللہ
تعالیٰ کہ از خلف وعید خواہ مخواہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ ثابت می کنند کہ صریح نقص وعیب
ست۔ صاحبِ ردالمحتار در فصل تالیف الصلوٰۃ از جلد اول در خلفِ وعید اختلافِ اشاعرہ بیان
کردہ می فرماید۔ ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر ما فی المواقف و المقاصد

ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا و کرما۔ وصرح
التفتازانی بان المحققین علی عدم جوازہ۔ انتھی۔ از یں عبارت معلوم شد کہ محققین
اشاعرہ قائل خلف وعید نیستند وغیر محققین نیز آں را کذب ونقص نمی گویند، بل جود وکرم می
گویند۔ پس حاصل تمامی ایں تحقیق آنست کہ کسے از اہلِ اسلام خلفِ وعید را بمعنیٔ کذب
نگرفتہ و وہابیاں قاتلھم اللہ تعالیٰ برائے فریب دادنِ عوام ایں افترا ایجاد نمودند کہ خلفِ
وعید از افرادِ امکانِ کذب ست ھذا ما تیسر لی فی ھذا الباب۔ واللہ اعلمُ بالحق
والصواب۔

جواب سوال سوم: از عبارتِ کتاب تحذیر الناس مصنفۂ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (
بانی مدرسہ دیوبند) تصریحاً لائح گشت کہ خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنیٰ نیست
کہ آخر الانبیاء است ودر زمانہ از ہمہ انبیائے آخر است واز خاتمیتِ رسول اللہ معنی آخر
الانبیاء فہمیدن خیالِ عوام بے فہم ست۔ الخ۔ حالانکہ از تمام مفسرین ومحدثین ومتکلمین اہل
السنۃ والجماعۃ تواترِ ایں معنیٰ یعنی خاتم النبیین بودنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی آخر الانبیاء
از صحابہ وتابعین وائمۂ مسلمین رضوان اللہ علیھم اجمعین مروی ومنقول ست۔ وایں معنیٰ گرفتن
از ضروریاتِ دین شدہ است۔ چنانچہ در اشباہ در آخر باب ردہ تصریح کردہ کہ اگر کسے سیدنا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را آخر الانبیاء نمی داند از اسلام خارج ست چرا کہ حضورِ انور را
آخر الانبیاء دانستن از ضروریاتِ دین ست وعبارۃ الاشباہ ھکذا۔ اذا لم یعرف ان
محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم، لانہ من
الضروریات۔ انتھی۔ مزید عجب مولوی صاحب نانوتوی اینست کہ میگوید خاتمیتِ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضیلت ومدحِ آنحضرت ہیچ دخل نیست، حالانکہ
علامہ قاضی عیاض در کتاب 'شفا' وعلامہ قسطلانی شارح بخاری در "مواہب لدنیہ" می آرد کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایں چنیں الفاظ فضائل ومناقبِ عالیۂ فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم بعد وفاتِ وے بصیغۂ ندا بیاں فرمودہ اند حیث قال بابی انت وامی یا رسول اللہ
لقد بلغ من فضیلتك عندالله ان بعثك آخر الانبیاء وذکرك فی اولھم فقال
واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح۔ الآیۃ۔ ھذا واللہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلم و علمه اتم و احکم۔

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب "براہین قاطعہ" مولفۂ مولوی خلیل احمد انبیٹھی مصدقۂ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا می شود کہ علم شیطان و ملک الموت علیہ السلام از فخر دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام وسیع تر ست و ایں وسعت از نصوص قطعیہ ثابت ست۔ و برائے فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بقدر وسعت مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست۔ الخ۔ ازیں عبارت چند وجوہ خرابی و فساد عقیدۂ اسلامیہ لازم می آیند۔ یکے توہین و استخفاف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ در مقابلۂ علم بے پایان آنحضور علیہ السلام علم شیطان لعین را زائد گفتہ شد۔ دیگر آں وسعت علمی را کہ برائے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتہ است۔ برائے ملک الموت علیہ السلام و شیطان لعین نہ فقط تسلیم کردہ است بلکہ بموجب خیال باطل خود مثبت بنصوص قطعیہ گفتہ است۔ حالانکہ ایں عقیدۂ مسلمۂ اہل اسلام است کہ چیزے کہ مستلزم شرک ست آنرا برائے ہر کس از ماسوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک و کفرست۔ افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلہ بدیہیہ چہ قدر از راہ حق دور افتادہ کہ اثبات وسعت علمی را در حق فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بے ایمانی و شرک می داند و برائے ملک الموت و شیطان لعین عین ایمان می پندارد۔ یا للعجب مصنف صاحب در خمار وہابیت از کجا تا کجا رسیدہ است و بر خود الزام مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است وللہ در من قالہ۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف "براہین قاطعہ" بلکہ تمامی وہابیاں از وسعت علم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک بے ایماں میگویند۔ مگر در حقیقت وسعت علمی سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم از آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ چوں روز روشن ظاہر و باہرست۔ ولکن الوھابیین لایعلمون۔ و ایں عقیدہ متفقہ اہلسنت ست کہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از علم ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایاں ست۔ و علم تمامی مخلوقات بنسبت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزوی ست۔ و علم حضور انور کلی و معلومات حضرت سید البشر صلی

اللہ علیہ وسلم بنسبت معلومات خلاق عالم جل شانہٗ یک قطرہ از بحر ناپیدا کنار ست۔ و دریں جا بحث از علم مخلوق کہ بعطائے الٰہی شدہ است کردہ می شود و تصریح ایں الفاظ ازیں باعث ضروری افتاد کہ مفتریاں را موقعۂ افترا بدست نیاید۔ قال فی تفسیر المدارك تحت اية۔ "وعلمك مالم تكن تعلم" من امور الدين والشرائع ومن خفيات الامور وضمائر القلوب "وكان فضل الله عليك عظيما" فيما علمك وانعم عليك۔ انتهى۔ وايضا قال فی الجلالين وعلمك مالم تكن تعلم من الاحكام والغيب وكان فضل الله عليك عظيما بذلك وغيره۔ انتهى۔ و امام زاہدی در تفسیر خود زیر آیت فاوحی الی عبده ما اوحی می نویسد ای تکلم ما تکلم یعنی بگفت با بندۂ خود آنچہ گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیاء و رسل و ہمہ خلائق عاجز آیند از دانستن تفسیر ایں ما بجز خداوند عز و جل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ انتہی۔

و در تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ می نویسد و کذا صار علمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محیطا بجمیع المعلومات الغیبیه الملکوتیه کماجاء فی حدیث اختصام الملئکة انه قال فوضع کفه علی کتفی فوجدت بردها بین ثدی فعلمت علم الاولین والاخرین۔ وفی روایة علم ماکان وما یکون۔ انتهی۔

و در تفسیر نیشاپوری زیر آیت شریفہ وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ٥ فرمود کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع ارواح و قلوب و نفوس را مے بیند و مشاہدہ می فرماید لان روحه صلى الله عليه وسلم شاهد على جميع الارواح والقلوب والنفوس۔

و حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ در تفسیر عزیزی در جلد اول زیر آیت شریفہ "ویکون الرسول علیکم شهیدا" جگر اہل توہب را پارہ پارہ می کند و می فرماید کہ

"یعنی و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نور نبوت بر رتبۂ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است۔ پس او می شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا و آخرت در حق امت مقبول و واجب العمل ست۔"

وآنچہ از فضائل ومناقب حاضرانِ زمانِ خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائباں از زمانِ خود مثل اویس ومہدی ومقتلِ دجال یا از معائب ونقائصِ حاضراں وغائباں میفر ماید اعتقاد براں واجب ست۔ انتہی

ودر تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ خلق الانسان علمه البيان فرمودہ کہ بوجود آورد محمد را صلی اللہ علیہ وسلم وبیاموزانید وے را بیانِ انچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولين و الاخرين ازیں معنی خبر میدہد۔ انتہی۔

لہٰذا علمائے اہلسنّت تصریح فرمودہ اند کہ دربارۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں گفتن کہ فلاں در علم از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ است وعلمِ حضورِ انور از اں کس کم ست ناجائز و ناروا وکفر ست کہ بایں گفتنِ او تنقیصِ شانِ رسالت پناہ ومعیوب گردانیدنِ آنحضرت معلوم میشود۔ اگرچہ تصریحاً سب نداد۔ مگر حکم سبّ دہندہ وتنقیص کنندہ یک ست۔ قال القاضي عياض في الشفاء و العلامة شهاب الدين الخفاجي في شرحه المسمى بنسيم الرياض۔ ان جميع من سب النبي صلى الله عليه وسلم او شتمه او عابه وهو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلى الله عليه وسلم فقد عابه ونقّصه وان لم يسبه فهو سابّ۔ والحكم فيه حكم الساب من غير فرق بينهما لانستثنى منه فصلا اى صورة ولا نمترى فيه تصريحا كان او تلويحا۔ وهذا كله باجماع من العلماء وائمة الفتوىٰ من لدن الصحابة رضى الله عنهم الى زماننا هذا وهلم جرا۔ انتهى۔ مختصراً۔ دریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یاد می آید کہ در مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است۔ حیث قال۔

خُلقت مبرءا من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء
واحسن منك لم ترقط عين
واجمل منك لم تلد النساء

سوم ازیں عبارتِ براہین ہویدا شد کہ کسے کہ علمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از علمِ شیطانِ لعین وملک الموت وسیع تر گوید (چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست مشرک وبے ایمان

ست وایں نسبت شرک وبے ایمانی بہ امت مرحومہ دادن صریح ضلالت وخروج از دائرہ اسلام ست۔) حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ در کتاب "شفا" تصریح کردہ است کہ ما یان قطعاً آں کس را کافر تسلیم می کنیم کہ در حقِ امت ایں چنیں لفظ گوید کہ دراں نسبتِ گمراہی بہ امت باشد حیث قال نقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به الى تضليل الامة۔ انتهى۔ پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آنست کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی کہ علم محیط زمیں را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثباتِ ہمیں را برائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید۔ بلاشک علمِ شیطان را زائد از علمِ نبوی گفتہ توہین وتنقیصِ شانِ رسالت نمودہ است۔ وحکمِ توہین وتنقیص کنندۂ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارتِ شفائے قاضی عیاض وشرح او مسمی بہ نسیم الریاض ظاہر است۔ وقد علمت من عبارته المذكورة فيما سبق ان من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقد عابه ونقصه۔ فما بال من قال ان الشيطان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ونعوذ بالله تعالىٰ من امثال هذه الكلمات الكفرية۔ ولقد كان فى زوايا الكلام خبايا من تحقيق وسعة علم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تركنا ذكر تفاصيلها مخافة الاطناب۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ واليه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتابِ "حفظ الایمان" مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی چوں روزِ روشن ایں امر ہویدا گشت کہ علمِ غیب را دو قسم ست۔ یک محیط کلی کہ از وے ہیچ فرد خارج نشود۔ ایں قسم را عقلاً ونقلاً باطل تسلیم کرد۔ لہٰذا ایں قسمِ علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل نشد۔

دوم علمِ غیب جزوی وبعض ایں قسم را برائے فخر دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام اگرچہ مجبوراً تسلیم میکند مگر میگوید کہ "دریں تخصیصِ حضورِ انور چیست؟ ایں چنیں علم برائے زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم حاصل ست پس درایں علم درمیانِ نبی وغیر نبی چہ فرق ست۔" ودریں الفاظِ ناشائستہ آنقدر سخت استخفاف وگستاخی وتوہین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمودہ است کہ مثلِ آں از اہل اسلام متصور نیست۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در جلدِ سوم از رد المحتار در باب المرتد تصریح کردہ کہ امام

ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب الخراج میفرماید کہ اگر کسے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعییب یا تنقیصِ شانِ حضور انور نمود کافر گردد۔ نص العبارۃ ھکذا۔

"ایما رجل مسلم سبَّ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کذبہ او عابہ او نقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانت منہ امرأتہ۔" انتھی۔ و در قرآن شریف صحابۂ کرام را از لفظِ رَاعِنَا گفتن کہ ایہام معنی توہین داشت سخت ممانعت شدہ۔ اگرچہ غرضِ صحابۂ کرام ازیں لفظ گفتن تنقیصِ شانِ آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ بود۔ پس از علماء دیوبند افسوس صد افسوس ست کہ دیدہ و دانستہ الفاظِ توہین آمیز بر زبان می آرند بلکہ چھاپ کردہ مشتہر می سازند۔ اگر کسے فوٹوے ایں الفاظ گرفتہ در حق مولوی اشرف علی صاحب یا بزرگاں و اساتذۂ او کہ دریں قول ہموایش می باشند بگوید کہ:

مولوی اشرف علی صاحب وعلمائے دیوبند علم محیط کلی ندارند کہ عقلاً ونقلاً غیر مسلم ست۔ باقی ماند علم جزوی پس دریں تخصیصِ مولوی اشرف علی وعلمائے دیوبند چیست؟ ایں چنیں علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خر و سگ و خنزیر حاصل ست۔ چرا کہ ہر یک را گونہ علم مثلاً کہ ایں چیز از خوردنی اوست حاصل است۔ اگر چنیں نیست۔ پس درمیان علمائے دیوبند و بہائم خر و سگ وغیرہ وجہِ فرق بیان کردن ضروری است۔

پس ظاہر آنست کہ ایں الفاظ موہِنہ را مولوی اشرف علی صاحب در حق خود و اساتذۂ خود ہرگز گوارہ نکند و اگر گوارہ فرماید پس او را مبارک و بر ایں تقدیر او را می باید کہ چنانچہ ایں الفاظ را در شانِ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ بذریعۂ رسالۂ مطبوعہ مشتہر کردہ است ہمچناں برائے خویش و اساتذۂ خویش نیز ایں الفاظ را بصورتِ اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشتہر فرماید۔ وقبل ازیں در جواب سوال چہارم وسعتِ علم حضرت سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین و مبرہن کردہ شد کہ اعادۂ آں تحصیلِ حاصل وتطویلِ لاطائل ست۔ علامہ ابن جریر در تفسیر خود مطبوع مصر جلد دہم صفحہ (۱۰۵) از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم شانِ نزولِ آیت: ولئن سألتھم لیقولن انما

کنا نخوض ونلعب قل ا باللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن ○ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔ (سورہ توبہ) بیان میفرماید کہ ناقۂ شخصے گم شدہ بود۔ پس آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ در فلاں وادی است۔ پس یکے از منافقین گفت کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) از غیب چہ داند۔ وعبارۃ التفسیر ھکذا۔ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا و کذا وما یدریہ بالغیب۔ انتھی۔ از عبارتِ ایں تفسیر ظاہر شد کہ در حقِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتن کہ او از علم غیب چہ داند صریح استہزا و تنقیصِ شانِ رسالت ست و تنقیصِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفرست۔ کما ذکرہ فی شفاء القاضی عیاض وشرحہ نسیم الریاض۔ ھذا ما ظھرلی فی ھذا الباب۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ والیہ المرجع والمآب۔

حررہ الفقیر صاحبداد السندھی السلطان کوٹی غفرلہ رب العباد۔

یوم الاثنین ۱۱ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۷ھ

مطابق ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۹ء

(۲۵۶) ایں تمامی اجوبہ حق صراح وصدق قراح ندفللہ در المجیب الفاضل والمحقق الکامل حیث سعی فی اظہار مکائد الوھابیین والردعلی خیالات اھل الزیغ المبطلین۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیرالجزاء وحفظہ عن السھو والزلل والخطا وانا المصدق۔

الفقیر محمد حسن الکتباری عفا عنہ بہ الباری

(۲۵۷) الاجوبة کلھا صحیحة ۔ خادم حسین عفا عنہ رب المشرقین۔

بلہیڑنہ آبادی

(۲۵۸) اصاب الفاضل التحریر فیما اجاب بالتحریر۔ انا المؤید الراجی رحمۃ رب الغنی۔

محمد ابراہیم الیاسینی عفا عنہ اللہ العلی ناظم جمیۃ الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹) المجیب مصیب وجوابہ حق صریح وصدق صحیح ۔

واناالمصحح الفقیر : قمرالدین العطائی مدیر رسالہ "مہر"

(۲۶۰) للہ درالمحرر المحقق و الفاضل المدقق حیث اتیٰ باجوبۃٍ کافیۃٍ ودلائل شافیۃٍ سطع الحق بھاحق السطوع۔ ووضح الصدق بھا حق الوضوح۔ وماذا بعد الحق الاالضلال والھادی ھو اللہ المتعال۔

واناالمصدق الفقیر: محمد قاسم المتوطن فی گڑھی یاسین، ضلع سکھر سندھ۔

(۲۶۱) الاجوبۃ کلھا صحیحۃ ۔فقیر عبدالستار، صدر مدرس جامعہ الہٰ آباد، نزدیک صحبت پور، ضلع سیوی، بلوچستان۔

(۲۶۲) ھذا ھوالحق والحق احق ان یتبع ۔ نمقہ الفقیر عبدالباقی الھمایونی عفی عنہ۔

(۲۶۳) بجناب اقدس حضرت حامیِ شرعِ متین، ماحیِ آثارِ راہزنانِ دین مولانا مولوی حشمت علی صاحب سلمہٗ

فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند واستدعاے دعائے خیراز حضورِ احباب میکند۔از مدتے سوالہاے پنجگانہ برائے تصحیح علمائے سندھ بتوسط ایں گمنامِ بے بضاعت رسیدہ اند۔ الحال واپس رسیدہ اند بحضور عرض داشتہ شدہ اند۔ وایں فقیر بہ نسبتِ دشمنانِ حضورِ اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بموجب ولتعرفنھم فی لحن القول بخارِ عداوتِ آنہا از تحریرات وتقریراتِ خبیثہ آنہا دانستہ توقف را در شانِ آنہا جائز نمی داند واقول انا لا اتوقف فی شانھم بل غضب اللہ علیھم وعلی اعوانھم۔

باید دانست کہ ارتدادِ مرزا غلام احمد قادیانی بدو طریق از اصولِ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ ثابت ست۔ یکے دشنامِ دادن مر نبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ووالدۂ طاہرۂ ومطہرہ اورا۔ دوم صریح دعوائے نبوت ورسالتِ او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وبرہمیں دعوائے رسالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسیلمہ کذاب را مرتد وکافر دانستہ با او حکمِ جہاد جاری فرمود۔

مولوی رشید احمد گنگوہی بہمیں تحریر بیشک مرتکبِ تکذیبِ خدائے قدوس وسبوح ست۔ مولوی قاسم کہ معنائے ختمِ نبوت را تحریف کرد۔ وخاتم النبیین را بمعنائے آخرالانبیاء

غلط وخیالِ عوام گفت۔ وپیدا شدنِ نبیِ جدید را بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تجویز کرد۔ بیشک منکرِ مسئلۂ ضروریۂ دینیہ ختم نبوت ست۔

مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمیں را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم را برائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرک گفت۔ بیشک توہین وتنقیص کنندۂ حضورِ اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہم چنیں حال ست مولوی اشرف علی را خذلھم اللہ تعالیٰ ما اجرأھم علی ھذہ الکلمات الخبیثۃ الضالۃ المضلۃ "کَبُرَتْ کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔" والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

جنابِ من رائے فقیر اینست کہ تحریر نمود۔ وانا استغفر اللہ العظیم لی ولکم ونسأل اللہ لنا ولکم الثبات والاستقامۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ۔ ورحم اللہ عبدا قال امینا۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔۱۶۔ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ۔

العبدالفقیر محمد حسن الفاورقی المجددی عفی عنہ ما کان منہ

فتاویٰ ڈیرہ غازی خاں پنجاب

(۲۶۴) **الجواب** : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔اللھم صل وسلم وبارک علیٰ نبیک محمد والہ بعدد معلوماتک۔ میں یقین سے کہتا ہوں اور حق جل شانہ سے الحاح والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ ومأمون رکھ کر اُسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنا دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وسلم بلاریب نبی آخرالزماں ہیں اور آپ کا تاخر، تاخرِ زمانی کہنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہو کر تشریف لانے میں ہوتی ، جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا ان آلہہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عز اسمہ سے صاحب استفاضہ ہوں۔ یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثنا وکمال مدحت ناجائز ہوگی۔ نانوتوی صاحب کا فقط نہیں

بلکہ وہابیہ کے باپ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے بعد اس کے اتباع سب کا عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے جو نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمالِ عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے لئے آپ کے بعد ایسے منصب کی ضرورت ہو اور نہ وجہ ضرورت۔ اور گنگوہی خلف وعید کے مسئلہ پر بنا کرتے ہوئے بلاشک حق جل شانہ کے کذب اور وقوع کا مجوز ہو اور بلاشک حق جل شانہ کی گستاخی وتوہین ناقابل معافی وناقابل تلافی ہے۔ والعلم عند اللہ العلی العظیم۔ اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی۔

اور اسی طرح شیطان کے علم کو منصوص بنص ماننا اور آپ کے علم کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے مقابلے میں بیان کر کے یہ کہنا کہ (فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے) الٰہی قیامت کے دن کونسی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو وعلمك مالم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما لفظ باری جل شانہ (عظیم) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا انداز لافظ (باری جل شانہ) کے شان اعلیٰ کے مطابق مقصود ہے۔

اور تھانوی کی رسلیا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہ تو علمِ غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ الامن ارتضی من رسول اور یہ مغرور کہے کہ زید وعمرو پاگل وبہائم وغیرہ کو حاصل ہے جزاهم الله تعالیٰ احسن ما جوزی به امثالهم۔

ناظرین بخدا کتاب حسام الحرمین علی راس الکفر والمین کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو۔ جس میں یہ سب مسائل شرعی احکام مع جوابات مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں زادهم الله شرفاً تعظیماً۔ والله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وانا العبد العاصی المدعو باحمد بخش عفی عنه ساکن ڈیرہ غازی خان۔

(۲۶۵) بلاشک یہ معنے خاتم النبیین کا جس کی لفظ مذکور سے ارادہ کرنے میں

ضرورت نہیں ہے بلکہ صحتِ ارادہ میں کلام ہے۔ ختمِ نبوت بمعنی لانبی بعدی کے منافی ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیہ کو معنیٔ مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل وتخصیص باجماع امت فرماتے ہیں اور شرعاً وقوعِ کذبِ باری کا قائل بلاخلاف کافر ہے۔ اور وقوعِ کذب کو خلف فی الوعید میں داخل کرنا اور خلف فی الوعید کو نوع کذب کا قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور بیبا کی ہے۔ اور دلائلِ عقلیہ ونقلیہ دربارۂ احاطۂ علمِ نبی علیه اکمل الصلوة والسلام جمیع اشیاء ماکان ومایکون کے بکثرت موجود ہیں خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دے گا۔ فقط

الفقیر فضل الحق عفا عنه مدرس اول مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازی خاں

(۲۶۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیشک بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ہے اور نانوتوی وگنگوہی وانبیٹھی وتھانوی وقادیانی میں سے ہر ایک اپنے کفریاتِ واضحہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد فضیح ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک لائے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج، کافر ہو اجب التقبیح ہے۔ ہم اس عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم نعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں۔ والله تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابو الضمانة محمد امانة الرسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی غفرله ابن حضرة اسد السنة سیف اللہ المسلول محمد ہدایة الرسول علیه غفران الرب ورحمة الرسول (واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن)

فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لئے نور اور بے دینوں کیلئے نار ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے باغِ سنت کا مہکتا پھول اور بدمذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔ اہلسنّت کے لئے برداً وسلاماً کا نمونہ اور بے ایمانوں کے لئے غصہ وغیظ وغضب

وغم والم کا بھڑ کتا انگارہ ہے۔ دین وسنت کی سپر اور کفر وبدعت پر تبر ہے۔

اللہ تعالیٰ اسکے مؤلف حضور پُر نور امام اہلسنّت، مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی اور اپنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار رحمتیں فرمائے۔ جنہوں نے یہ مبارک فتاوے شائع فرما کر مسلمانانِ ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بارِ کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم کی رحمت ورضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین میں سے جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں سے بچ رہ گئے تھے ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھی علیہ مایستحقہ نے جا کر اپنی آقائے نعمت ابنِ سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون واشد مقت اللہ علی کل کافر ملعون۔

فقیر خادم العلماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہ فرزند وسجادہ نشیں حضرت پیر سید میاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ماتر ضلع کھیڑہ ملک گجرات۔

(۲۶۸) حضرت اخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق وصواب ہے۔ میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنی گھر میں رکھے۔ جو خود پڑھ سکتا ہے خود پڑھا کرے۔ ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین علوی قادری غفرلہ بن حضرت پیر سید سیدو میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

عالم اسلام کو عرس غریب نواز
علیہ الرحمۃ و الرضوان مبارک ہو!

پچپاسواں سالانہ عرس شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان

وصال مبارک انتقال پرملال

علم وفضل وتقویٰ وطہارت کا یہ آفتاب ۸؍محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق ۳؍ جولائی ۱۹۶۰ء یکشنبہ کو ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ ۶۱ سال کی عمر پائی پیلی بھیت شریف میں آج بھی آپ کا مزار پر انوار زیارت گاہ خلائق بنا ہوا ہے۔ ہر سال ۲۱، ۲۲، ۲۳؍صفر المظفر کو نہایت تزک واحتشام کے ساتھ آپ کا عرس پاک منایا جاتا ہے۔ ہندو بیرون ہند کے لاتعداد زائرین حاضر ہو اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

ہر سال ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ صفر المظفر کو اتر پردیش کے ضلع پیلی بھیت شریف میں تشریف لاکر شیر بیشۂ اہل سنت کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوں۔

المشتہر: مولانا محمد سنابل رضا حشمتی، جنرل سکریٹری
آل انڈیا سنی جمعیت العلماء اتر پردیش

شعبۂ نشر واشاعت دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف راجستھان

Aalami Tanzeem Ahle Sunnat The Internation Sunni Muslim Movement
www.ahlesunnat.info atasqadri@gmail.com

۹۲/۷۸۶

فریقین کے منسلکات

۱۔ قاضی القضاۃ شرعی کونسل آف انڈیا کے نام جیلانی میاں کا مکتوب
۲۔ یونٹی آف مائنڈ (اتحاد فکری پر جیلانی میاں کا خطاب)
۳۔ سورت اسپریچول ڈکلیریشن اور فیورک میمورنڈم (انگلش، اردو)
۴۔ اشرف الفتاوی سے ماخوذ سورت اعلامیہ اور فیورک دستور کا ترجمہ
۵۔ سیف خالد کا ناقدانہ تبصرہ
۶۔ مدنی میاں صاحب کو جیلانی میاں صاحب کا پہلا خط
۷۔ مدنی میاں کا جواب / اتمام حجت اور بے نامی استفتاء
۸۔ مدنی میاں کا مزید استفتاء
۹۔ جیلانی میاں کا استفتاء
۱۰۔ فیورک لیٹر / وضاحت / ترمیم / اشملہ وضاحت (اردو، انگلش)
۱۱۔ اظہار حق مع ضمیمہ۔ جیلانی میاں صاحب
۱۲۔ صحیفہ ہدایت۔ مدنی میاں صاحب
۱۳۔ آئینہ صداقت۔ حضرت مثنی میاں صاحب
۱۴۔ اعلان حق۔ مفتی معین الدین سنبھلی صاحب
۱۵۔ تنقید متین۔ مولانا اظہار اشرف
۱۶۔ نور حق۔ ہاشمی میاں صاحب
۱۷۔ اظہار حقیقت۔ مفتی حامد رضا
۱۸۔ مفتیان کرام وعلماء انگلینڈ کا لیٹر (فریقین مدنی میاں صاحب وجیلانی میاں صاحب کے نام)
۱۹۔ چیلنج مناظرہ۔ علامہ قمر الزماں قطاب صدیقی، انگلینڈ (ماخوذ بذریعہ CD)
۲۰۔ جیلانی میاں کا فیورک تنظیم سے استعفی نامہ کی کاپی (اردو، انگلش) اخباری اعلان
۲۱۔ اشرف الفتاوی منسوب بہ قمر احمد، بھاگلپوری
۲۲۔ اشرف الفتاوی کا فراڈ۔ مفتی عبد القدیر کانپوری
۲۳۔ کفر وارتداد کی کہانی۔ مفتی عبد القدیر کانپوری
۲۴۔ اخبار دکن ہیرالڈ بنگلور میں مدنی میاں کا بیان
۲۵۔ جیلانی میاں کی فریب کاری۔ سید ہاشمی میاں
۲۶۔ آئینہ ہدایت۔ شمس اختر رضوی
۲۷۔ فکری ارتداد کی خطرناک مہم۔ خوشتر نورانی ایڈیٹر جام نور
۲۸۔ محاکمہ۔ عبد الرسول رفاعی
۲۹۔ تنویر صداقت۔ قاری ظہیر رضا قادری شطاری
۳۰۔ انڈیا ٹوڈے انٹرویو / وضاحت / اخباری تردید
۳۱۔ آج دنیا کو احمد رضا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹ / جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۵ / جولائی ۲۰۰۸ء

(۱) راقم الحروف ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی مقیم حال دار الخیر اجمیر معلی نے خالص جذبہ سنیت کے تحت "الصوارم الہندیہ" کو جو حسام الحرمین پر علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالی کی تصدیقات انیقہ کا حسین مجموعہ ہے۔ ایک سال قبل ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں اجمیر معلی سے جدید کمپوزنگ اور طباعت کے ساتھ نشر کیا جس میں چند موجود علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام کی تصدیقات کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

ان تصدیقات میں مولانا سید جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق بھی شامل ہے جن کے متعلق ان کے عم محترم ملقب بہ مجدد دوراں غوث زماں مفتی سواد اعظم تاجدار اہل سنت امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی کی جانب سے فتوی شائع ہوا ہے۔

جس وقت میں نے مولانا جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق حاصل کی تھی اس وقت بھی مجھے یہ علم تھا کہ ان پر حضرت مدنی میاں کی جانب سے حکم کفر عائد ہوا ہے، کیوں کہ اس وقت "صحیفۂ ہدایت" نامی کتاب مطبوعہ مئی ۲۰۰۶ء ناشر سید محمد قاسم اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی منظر عام پر آچکی تھی جس میں جیلانی میں پر حکم کفر کے ساتھ ہی مجھے ان کی توبہ کا بھی علم ہو گیا بریں بنا میں نے الصوارم الہندیہ میں جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق شائع کر دی۔

اب میں علمائے ذوی الاحترام بالخصوص تاج الشریعہ فقیہ اسلام وارث علوم امام احمد رضا حضور ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی خدمت میں بصد ادب واحترام عرض گزار ہوں کہ جس شخص پر ایک مشہور ومعروف عالم اور شیخ طریقت کی جانب سے حکم کفر نافذ ہوا اس کی تصدیق کو الصوارم الہندیہ میں شائع کرنے کی وجہ سے مجھ پر کیا حکم شرع نافذ ہوتا ہے؟

(۲) کمپوزنگ کی غلطی سے الصوارم الہندیہ میں بعض مقامات پر فحش غلطی شائع ہو گئی ہے مگر وہ سب میرے عدم علم اور کمپوزر کی غلطی سے ہوا اس طرح کی غلطی کی بنا پر اب بحیثیت ناشر میرے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی
گدائے خواجہ سگ بارگاہ رضویت
ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی
مقیم حال دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی
امام باڑہ روڈ، محلہ شورگران، دار الخیر اجمیر شریف، راجستھان 305001
فون: 0145-2623012 موبائل: 09414355399

۷۸۶ — الجواب: اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب (۱) مستفتی کا تصدیق لے کر شائع کرنا کار خیر ہے اور اس وجہ سے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں قرآن کریم میں ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری واللہ تعالی اعلم (۲) کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے ناشر پر شرعاً کوئی حکم نہیں ہاں آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ضروری ہے۔ واللہ تعالی اعلم

بحکم وارث علوم اعلی حضرت، تاج الشریعہ، فقیہ اسلام، قاضی القضاۃ فی الہند، مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ دام ظلہ

کتبہ
محمد افضال رضوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۲۵ / رجب المرجب ۱۴۲۹ھ / ۲۹ جولائی ۲۰۰۸ء

محمد افضال رضوی
۲۵ / رجب ۱۴۲۹ھ ۲۹ / جولائی ۲۰۰۸ء

بحمدہ تعالیٰ

''اس مبارک اور ضروری مسئلہ میں کہ مرزائیہ، قادیانیہ اور وہابیہ، دیوبندیہ دونوں گروہ قطعاً کافر مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر مرتد ہیں ان سے میل جول، سلام کلام، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے جنازہ پر یا ان کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، غرض ان کی موت و زندگی میں ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام حرام حرام قطعاً حرام وزہر و بیخ کن اسلام ہے۔ ہندوسندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دوسو اڑسٹھ علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام کے فتاویٰ کا''

مجموعہ مسمیٰ بنام تاریخی

الصَّوَارِمُ الهِنْدِيَّة

۱۳۴۵ھ علی

مَكْرِ شَيَاطِينِ الدِّيوبَنْدِيَّة

---(حصہ اول)---

مرتبہ

ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ
ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

ناشر: دار العلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف

جملہ حقوق بحق ناشر باجازت ابنائے اکرام
شیر بیشۂ اہل سنت ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری پیلی بھیت شریف محفوظ ہیں

نام کتاب : الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ

مرتبہ : شیر بیشۂ اہلسنت ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری

باہتمام : مولانا حافظ وقاری ارشاد احمد مغربی

صفحات : 120

تعداد : 6000

ہدیہ : 60/-

سن طباعت : 2008ء اشاعت سوم

ناشر : شعبۂ نشر واشاعت دارالعلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف

ملنے کے پتے

۱۔ دارالعلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی بتاشی، امام باڑہ روڈ محلّہ شورگران، درگاہ معلّی اجمیر شریف، راجستھان پن نمبر: 305001
۲۔ حضرت مولانا محمد ادریس رضا صاحب، دارالعلوم حشمت الرضا، بیگم گنج، کانپور، یوپی
۳۔ مفتی محمد معصوم الرضا، پر اماہم، ضلع گونڈہ، یوپی
۴۔ مولانا نازر تاب رضا، دارالعلوم حشمت الرضا، محلّہ حشمت نگر، پیلی بھیت
۵۔ عسکری اکیڈمی، حشمت نگر، پیلی بھیت